مفید السالکین

مؤلفہ

شیخ الطریقت حضرت [illegible] مدظلہ

صدر جمعیت خدام الاسلام (پاکستان)

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

از

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تا

شیخ الطریقت حضرت عارف [illegible]

مدظلہ العالی

سلسلہ مطبوعات

جمعیۃ خدام الاسلام (پاکستان)

[illegible]

Marfat.com

حقیقت ارادہ ذکر اللہ
صورت ارادہ دل
دریائے وحدت
دریائے
توحید ذات
یاہوت
ہاہوت
لاہوت
جبروت
ملکوت
ناسوت
افعال
معرفت ذات بلا واسطہ
معرفت ذات بالواسطہ
حقیقت معرفت صفات
حقیقت احمدی
حقیقت محمدی
حقیقت حیرت
حقیقت شہود
حقیقت دعوت
حقیقت صلوٰۃ
حقیقت قرآن
حقیقت کعبہ
سلطان الذکر
لطیفہ اخفیٰ
لطیفہ خفی
لطیفہ سری
لطیفہ روحی
لطیفہ قلبی

Marfat.com

Marfat.com

(۷۸۶)

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط

(اور جن لوگوں نے ہمارے راستے میں مجاہدات کئے ہم اُن کو اپنی راہوں کی ہدایت کریں گے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ حسبِ ارشاد و ضرورتِ یارانِ طریقت یہ رسالۂ نافعہ مشتمل بر
عمدہ مضامین سلوک و تعلیمِ سالک و آدابِ سالک و فضائلِ ذکر

(الموسوم بہ)

مُفِیْدُ السَّالِکِیْن

فقیر حقیر ذرۂ بےمقدار لاشئی راجی اِلی رحمت ربّ العالمین
احقر الناس محمد عارف سلطان المعروف بہ عارف لاہوری عفی عنہ
ساکن بلال گنج لاہور نے بغرض افادۂ عام نہایت معتبر کتب تصوف سے اخذ کر کے تالیف کیا

نیو کتابستان پبلشنگ کمپنی ۲۸ اردو بازار لاہور سے شائع کیا

Marfat.com

سنہ طباعت ۱۳۹۲ھ
۱۹۷۲ء

تعداد ایک ہزار

ہدیہ برائے خدمت دین ایک روپیہ پچاس پیسے

ناشر:- نیو کتابستان پبلشنگ کمپنی ۴۲ اردو بازار لاہور

Marfat.com

عرضِ ناشر

یہ رسالۂ نافع الموسومہ بہ "مُفِیدُ السَّالِکِیْن" جسے احقر و دیگر برادرانِ طریقت کی درخواست پر ہمارے آقا و مولا حضرتِ عارفِ لاہوری مدظلہ العالی نے کمالِ لطف و کرم سے مرتب فرمایا۔ ۱۹۷۲ء میں پہلی مرتبہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بہت مقبول ہوا۔ چنانچہ شیخ المشائخ حضرت مولانا غلام ربانی مدظلہ العالی نے فرمایا "یہ کتاب بہت اچھی کتاب ہے۔ ہم نے ابتداء سے آخر تک مطالعہ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ہمت و قوت میں مزید برکت و فہم نصیب فرمائے" ایک ہزار کا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اس پر لاگت و آمدن کی کل رقم حضرت ممدوح نے اپنے جذبۂ خدمتِ دین کے تحت کمالِ خلوص سے دینی نشر و اشاعت کے لئے وقف فرما کر یہ ہدیہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نہایت خلوص و ارادت کے ساتھ معنون کر کے فخر و مباہات اُخروی کا شرف بہم پہنچایا۔ اب دوسری بار برادرانِ طریقت کی فرمائش و خواہش کے مطابق مع مختصر تعارف حضرت مرشدی مولائی و شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ پیشِ خدمت ہے۔

"شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را"

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تعارف	۱	رضا کا ترتب اعمال صالحہ پر ہے	۲۵
شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ	۶	مقام محبوبیت	۲۵
منشائے حیات	۱۱	ذکر لسانی و قلبی سے مقصود ذکر حقیقی کا حاصل کرنا ہے	۲۶
حقیقتِ قلب	۱۸	اہمیت معرفت	۲۸
جلوہ گری مقامِ عزم و ایقان میں ہے	۱۹	حق تعالے کی محبت پیدا کرنے کے دو طریق	۲۹
معرفت کی پرواز صفائی قلب پر ہے	۲۰	حقیقتِ محبت الہٰیہ	۳۱
قلب انسانی اور قلب حیوانی میں فرق	۲۰	حقیقتِ طریقت	۳۳
راستہ دو قدم	۲۱	تلاش مرشد کامل	۳۷
ضروری نصائح	۲۱	پہچان مرشد کامل	۳۹
سکونِ قلب کیسے حاصل ہوتا ہے؟	۲۳	تحدیث نعمت اور اظہار دین	۴۴
طریقِ کار	۲۴		

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دین کامل کب نصیب ہوتا ہے	۴۸	سبق	۶۹
سچا پیر	۴۹	مجاہدہ و ریاضت و تعمیل حکم پیر کے بیان میں	۷۰
صحبت شیخ کی ضرورت	۵۰	متابعت پیر ضروری ہے	۷۲
پیر کا اپنے مرید کو عاق کرنا	۵۴	آداب شیخ	۷۵
آفات طریقت	۵۷	آداب شیخ میں تحقیر حرام ہے	۸۲
حقوق پیر	۵۹	فضائل ذکر اللہ جل جلالہ	۸۴
پیر کی رضا میں خدا کی رضا ہے	۶۰	ذکر الٰہی تمام عبادات سے افضل ہے	۹۹
عقیدہ مرید در کاملیت پیر	۶۱	ذکر الٰہی جانی اور مالی عبادتوں سے افضل ہے	۱۰۰
پیر کی بڑی کرامت اتباع سنت پر استقامت ہے	۶۲	ذکر الٰہی مومن کے لئے ایک قلعہ ہے	۱۰۱
حاسدین و مخالفین شیخ سے اجتناب ضروری ہے	۶۴	ذکر الٰہی سے غفلت شیطان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے مترادف ہے	۱۰۲
رابطہ شیخ	۶۶	اجتماعی ذکر کا ثبوت	۱۰۳
عروج حال ذبح بکرے کی حکایت	۶۷		

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مجالسِ ذکر قائم کرنے کا حکم	۱۰۴	از ارشادِ اقدس حضرت	
فضیلت ذکر اسمِ ذات	۱۰۵	غوثِ اعظم سیّدنا	
طریقہ ذکرِ اسمِ ذات		شیخ عبدالقادر جیلانی رح	۱۱۰
سبق اوّل	۱۰۷	لمحۂ فکریہ	۱۱۸
طریق کار	۱۰۹		

اقتضائے وقت

کشتیاں سب پار لگنے والی ہیں۔ ایک پر تو چڑھنا ہی پڑے گا
اگر بے حقیقت کا ساتھ ہوگا تو خود بھی بے حقیقت ہو جاؤ گے
اور اگر باحقیقت کا ساتھ ہوگا تو باحقیقت ہو جاؤ گے
بے بصیرت علم و دانش کا کوئی حاصل نہیں
اس اجالے میں بھی اکثر ٹھوکریں کھاتے رہیں گے،

Marfat.com

تعارف

مت سہل ہمیں سمجھو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں'

شیخ الطریقت حضرت عارف لاہوری مدظلہ العالی کا نام نامی اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ بلادِ پاک و ہند افغانستان، ایران سعودی عرب، کویت، شام، مصر، افریقہ، نائجیریا، تھائی لینڈ، یوگوسلاویہ، امریکہ، جرمنی اور اٹلی تک آپ کے مریدین و معتقدین موجود ہیں۔ تاہم حضرت ممدوح کا مختصر تعارف ذیل میں تبرکاً ہدیۂ قارئین ہے۔

آپ ۱۹ جون ۱۹۳۱ء کے روز پاکستان کے مشہور شہر لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۲۰ برس کی عمر کا زمانہ دینی مدارس، سکول و کالج کے ماحول میں گزرا جب پیمانۂ عشق و محبت لبریز ہوا اور جذبۂ محبت الٰہی نے غلبہ کیا تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ مرشد کامل کی تلاش میں سرگرداں رہنے لگے۔ جہاں بھی جاتے عزت و احترام سے نوازے جاتے مشائخین

Marfat.com

آپ کو بہت چاہتے لیکن آپ کسی سے بیعت نہ کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے!
"جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے وہاں بیعت کروں گا"
چنانچہ ۱۹۶۵ء میں شیخ المشائخ حضرت مولانا غلام ربانی مدظلہ العالی
کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مرشدِ کامل نے آپ کو اپنی خصوصی
توجہات سے نوازا۔ آپ کی تربیت کے ساتھ ساتھ آپ سے مجاہدات
و ریاضات بھی کرواتے۔ یہ مرشدِ کامل ہی کی نیم نگاہی کے فیضان تھے
کہ منازلِ سلوک تیزی سے طے ہونے لگیں اور ۱۹۶۶ء میں طریقۂ عالیہ
نقشبندیہ مجددیہ کی خلافت سے نوازے گئے اور لاہور میں دینی خدمات
کی ذمہ داریاں آپ کو سونپی گئیں۔ آپ مخلوق کے ساتھ مشغول ہونا نہیں
چاہتے تھے۔ لیکن مرشدِ کامل کے فرمان کو کمال ادب کے ساتھ بجا
لائے۔ اور جب اس نسبت کی برکات اور دربارِ رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے دینی کارناموں کی قبولیت آپ پر ظاہر
ہوئی تو ہمہ وقت تبلیغ دین میں منہمک رہنے لگے۔ طالبانِ حق جوق در
جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مرادیں حاصل کرنے لگے۔

آپ مشائخین کی نگاہوں میں اس قدر مقبول ہوئے کہ سلسلۂ عالیہ
قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ کے بزرگوں نے بھی آپ کو اپنی نسبتوں اور

Marfat.com

خلافتوں سے نوازا۔

آپ سلطان منزل ۹۰۔ امیر روڈ۔ بلال گنج لاہور میں مقیم ہیں۔ جہاں سے ہم عاجز و عاصی اپنے اپنے مقدر کے مطابق مئے ناب توحید کے جام پیتے ہیں۔

آپ طالبانِ حق کے نقددانِ مجسمۂ اخلاق" اور "اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ" کے مصداق ہیں۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔ آپ کا درسِ پاک ہر خاص و عام کے لئے جاری ہے۔

یہ تعارف اُس ہستی کا ہے۔ جسے آپ کے مُرشدِ پاک نے سلطان العاشقین، سلطان العرفان اور مخلصِ دوراں ایسے معزز القابات سے نوازا اور طریقۂ عالیہ قادریہ کے بزرگوں نے آپ کو عارف لاہوری فرمایا۔

اس دور میں قحط الرجال ہونے کے باوجود خدا کے برگزیدہ بندے اب بھی موجود ہیں جو مخلوقِ خدا کی رہنمائی کے لئے بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ہر شاگرد کو اپنے اُستاد سے ایک تعلق ہوتا ہے اور وہ اُس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا مگر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مشک وہ ہے جو خود بولے نہ کہ عطار اس کی تعریف کرے۔

آپ میں وہ خوبیاں نمایاں ہیں جن کا پیرِ کامل میں ہونا ضروری ہے۔

Marfat.com

آپ کی دینی فکریں مسلمانوں کی موجودہ پستی پر آپ کی کڑھن وفکر قوم کی دینی و اخلاقی حالت بہتر بنانے و نبی پاک کی سنتوں کو زندہ کرنے کے لیے آپ کی کوششیں اور تبلیغی کام کی برکات و فیوضات آپ کے حلقۂ ارباب پر روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ گناہوں میں لتھڑے ہوتے بیشمار بڑھے و نوجوان آپ کی مجلس میں اللہ کے خاص بندے بن گئے۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ کے بعض مریدین و خلفاء آپ کی شفقت و توجہاتِ باطنیہ کی بدولت صرف دیندار متقی پرہیزگار اور دین کی فکر کرنے والے ہی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارتِ مبارکہ اور حقیقتِ کبریٰ تک کی سعادت سے مشرف ہونے والے بن چکے ہیں۔ ایسے ہی کاملین کے متعلق حضرت عارفِ رومیؒ فرماتے ہیں۔ ؎

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
ایک عرصہ تک اولیا کی صحبت میں رہنا — سو سال کی خالص عبادت سے افضل ہے
گر تو سنگِ خارہ و مرمر شوی — چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی
اگرچہ تو بیکار پتھر مرمر ہے — لیکن جب کسی صاحبدل کے پاس پہنچے گا گوہر بن جائے گا۔

آپ وہ ہستی ہیں جس کے اسوۂ حسنہ نے سالکانِ راہ طریقت کی رہبری

Marfat.com

فرما کر انہیں الجھنوں سے پاک اور حقیقتِ تصوف سے روشناس فرمایا اور صحیح راہِ فقر پر گامزن کر دیا۔ جس کی نظرِ کیمیا اثر سے کثیف قلوب مصفا و مجلّے ہو کر تجلیات و انوارِ الٰہی کا مرکز بنتے جاتے ہیں۔ وہ ہستی جو نہ صرف اپنے عقیدتمندوں بلکہ خدا کے سارے بندوں کے لیے فلاح و بہبود اور خیر و خوبی کی متلاشی اور دست بدعا رہتی ہے۔ اس مقام پر حضورِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ "زاہدِ مبتدی لوگوں سے بھاگتا ہے اور زاہدِ منتہی اُن کی طلب کرتا ہے کیوں نہ کرے کہ اُس کے پاس اُن کی دوا موجود ہے۔"

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کا شجرۂ نسب طریقۂ عالیہ نقشبندیہ میں تینتیس ۳۳ واسطوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ شجرۂ عالیہ حضراتِ نقشبندیہ از سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تا مرشدی و مولائی حضرت عارف لاہوری مدظلہ العالی درج ذیل ہے۔

خاکپائے مرشدی

الناشر

۹ راگست ۱۹۷۲ء

Marfat.com

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیدپوریہ

منظومہ از

شیخ المشائخ شہباز لامکانی مرشدنا و مولانا حضرت غلام ربانی مدظلہٗ العالی

احمدؐ و صدیقؓ و سلمانؓ قاسمؒ است و جعفرؒ است
بایزیدؒ و بو الحسنؒ زو بو علیؒ تاج سر است
یوسفؒ است و غجدوانیؒ عارفؒ و محمودؒ ہم
از علی رامتینیؒ سماسیؒ شمس خاور است
شاہ کلالؒ است و بہاء الدینؒ علاء الدینؒ ولی
خواجہ یعقوبؒ و عبید اللہ بفضل داور است
زاہدؒ و درویشؒ خواجہؒ امکنگیؒ باقی بحق
احمدؒ و آدم بنوریؒ و شیخ سعدیؒ راہبر است
خواجہ یحییٰؒ است ہم عبد الشکورؒ عبد الرزاقؒ
حضرت محمد صفاؒ فقیر محمدؒ انور است
شمس الدینؒ مولا شدہ جان خریدار غلام
محمد عارف کہ سلطانی بہ شان انور است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ منظومہ

○

بخشدے یارب مجھے اپنی رضا کا واسطہ
رحم کر مجھ پہ محمد مصطفٰے کا واسطہ،
عشق دے یارب مجھے صدیق اکبرؓ کے لیے
فقر دے سلمانؓ محبوب پیمبر کے لیے،
حضرت قاسمؒ کے صدقے سب کی بگڑی کو بنا
حضرت جعفرؒ کے صدقے کر منور دل مرا
قرب اپنا کر عطا بہر جناب بایزیدؒ
بوالحسنؒ کے واسطے لطف و کرم ہم پہ مزید
کر دے مری مشکل کو حل بہر جناب بوعلیؒ
اور منور چشم کر دے محمدؒ سے مری

Marfat.com

اے خدا دکھلا جمالِ یوسفی کی اک جھلک
خواجہ یوسفؒ ولیِ حق نما کی ایک جھلک

دل مرا نورِ ولایت سے سدا پر نور کر
بہرِ حضرت عبدِ خالقؒ خاتمہ بالخیر کر

بہرِ حضرت عارفؒ عرفان کر مجھ کو عطا
حضرت محمودؒ کی یا رب محبت کر عطا

از پئے خواجہ علیؒ مجھ کو دلِ دیوانہ دے
از پئے بابا سماسیؒ فقرِ درویشانہ دے

واسطہ میر کلالؒ زاہدِ عالی وقار
حرصِ دنیا کو مرے بت خانۂ دل سے نکال

بہرِ بہاؤ الدینؒ کر روشن قلوب سالکین
صدقہ علاؤ الدینؒ کا مجھ کو نہ رکھنا اندوہگیں

ہو سکونِ قلب عطا یعقوبؒ چرخی کے طفیل
حضرت احرارؒ کے صدقے میں دھو دے دل کا میل

حضرت زاہدؒ کے صدقے کر عطا اپنی ولا

Marfat.com

حضرتِ درویشؒ کے صدقے میں دے حالِ گدا
خواجہ امکنگیؒ کے صدقے دور کر دے ماسوا

حضرتِ باقیؒ کے صدقے دے بقا بعد الفنا
بہرِ انوارِ جمال شیخ احمدؒ شرفِ دیں

بعد رحلت مرحمت فرما ہمیں خلدِ بریں
آدم بنوریؒ کا صدقہ دکھا کوئے رسول

بس رہی ہے جس میں اب نکہت ہائے گیسوئے رسول
بخشدے شیخ سعدیؒ کے لیے میری خطا

واسطہ خواجہ یحییٰؒ اپنی اُلفت کر عطا
بہرِ حضرت عبدالشکورؒ شکر کی توفیق دے

واسطہ عبدالرزاقؒ رزق وافر کر عطا
کھول دے دل کی کلی شیخ محمدؒ کے لیے

سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا
اے خدا بہرِ جناب فقیر محمدؒ پارسا

کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا

Marfat.com

اے خدا بہرِ جناب شمس الدینؒ نائب شمس الضحٰی
حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا

اے خدا کیا نام پیارا ہے ترے مجنوں کا
یعنی ربانی غلام ہے صاحب شکر و فنا

دے مجھے حلم و حیا رزق و شفا صبر و غنا
واسطہ یارب تجھے عارفؒ سلطان کا

اے خدا بہرِ جناب جملہ پیرانِ عظام
وقتِ آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا

اے خدا صدقے میں ان ناموں کے ہم کو شاد کر
کفر کر برباد کر اسلام کو آباد کر

○

جو آگ کی خاصیت وہ عشق کی خاصیت
اک خانہ بخانہ ہے اِک سینہ بسینہ ہے

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

منشائے حیات

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ۝

(نہیں پیدا کیا ہم نے جنوں اور انسانوں کو مگر اپنی عبادت کے لئے)

جاننا چاہیئے کہ منشاءِ حیات عبادت ہے اور عبادت سے مقصود معرفتِ الٰہیہ کا حاصل کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ہے جو یہاں اندھا ہے (باعتبار معرفت کے) وہ آخرت میں بھی نابینا ور گم کردہ ہے (باعتبار نظر اور دیدار کے) اسی مقصد کی تیاری کے لئے انسان اس دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ پس جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ موت آجانے پر کچھ نہ کر سکے گا۔ کوئی اللہ کا ولی بنے گا کوئی مجرم۔ کسی کی قبر جہنم کا گڑھا بنے گی اور کسی کی جنت کا باغ۔ کسی کے لئے جہنم کی جلتی ہوئی آگ اور گوناگوں عذاب ہیں تو کسی کے لئے جنت

Marfat.com

کی باغ و بہار اور اللہ جل شانہٗ کا دیدار، یہ باتیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایمان پر محنت ہوگی تو ایمان کی حقیقت ملے گی۔ اور اقرارٌ باللسان کے ساتھ تصدیقٌ بالقلب کی دولت ہاتھ آئے گی۔ جس جسم میں روح نہیں وہ جسم کس کام کا؟ اور جس دل میں نورِ تصدیق نہیں وہ دل کس کام کا؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○

ترجمہ:۔ اس دن مال اور اولاد کام نہ آئیں گے۔ مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس سلامت قلب لے کر آیا۔

حدیث پاک میں ہے ’’انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ صالح ہو تو تمام بدن صالح ہو اور اگر وہ خراب ہو تو تمام بدن خراب ہو اور وہ دل ہے‘‘۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

دل کے بگاڑ ہی سے بگڑتا ہے آدمی
جس نے اسے سنبھال لیا وہ سنبھل گیا

جو دل نفسانی لذتوں میں پڑ کر فانی کاموں کی محبت کی شراب میں مخمور ہو کر غافل ہو گیا، وہ دل زندہ نہیں۔ مردہ ہے۔ اس کا بیدار

Marfat.com

کرنا ضروری ہے ۔

دلِ مردہ دل نہیں ہے اِسے زندہ کرو دوبارہ
کہ یہی ہے اُمتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

کیونکہ سعادت کا کوئی دروازہ اس وقت تک نہیں کھلتا جب تک کہ خدا تعالیٰ سے محبت نہ کرے۔ اور ہمیشہ کے بہشت کے باغ کے لائق وہ شخص ہے۔ اور حق تعالیٰ کا دیدار اس کو نصیب ہوگا جس کا باطن اس جہاں کو سدھارتے وقت غفلت کے میل سے پاک ہو اور اس کا دل نفسانی حرص و ہوا سے وابستہ نہ ہو۔ پس اگر ہوشیار ہو تو ایک دم کے لیے بھی غافل نہ ہو۔ کیونکہ "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" ہر ایک چیز کا تدارک ہے۔ لیکن ضائع شدہ وقت کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا"

زندگی نتواں گفت حیاتے کہ مراست
زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد

اور حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ "جس کی زندگی کا انحصار سانس پر ہے اس کی زندگی سانس کی موجودگی تک ہے۔ اور جس کی زندگی حق تعالیٰ پر ہے وہ حیاتِ طبعی سے حیاتِ اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے اور اصل حیات یہی ہے۔" اس بات پر چار ہزار پیرانِ طریقت متفق ہیں کہ

Marfat.com

جب تو اپنے دل کو طلب کرے۔ اس کو حق تعالےٰ کا ملازم پائے۔"

صاحبو! غور کرو! تمہارے دل اللہ و رسول ؐ کی محبت و معرفت میں سرشار و سرمست ہیں یا دنیا کی حرص و طمع میں ملوث و گرفتار؟

جب تک دعوئے محبت پر (اعمال و اخلاص) دو گواہ نہ ہوں گے دعوئے سچا ثابت نہ ہوگا۔ صاحبو! دل تو اہل دل ہی بناتے ہیں۔ اور حال صاحب حال ہی سے عطا ہوتا ہے اور حال پر عطا ہوتا ہے کتاب و شنید سے کبھی حال عطا نہیں ہوتا۔

بقول صاحب "دلائل السلوک" عزیز من! طلب صادق کا فقدان ہے۔ عوام کا تو ذکر ہی کیا علما بھی اس کی ضرورت کے احساس سے محروم ہیں الا ما شاء اللہ علما کا کہنا ہے کہ ظاہر شریعت پر عمل کر لینا ہی کافی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تزکیۂ باطن کے بغیر شریعت پر کما حقہٗ عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینے سے الٰہ ظاہری کی نفی تو ہوگئی۔ مگر جب تک تزکیہ نفس نہ ہوگا۔ الٰہ باطنیہ کی نفی نہ ہو سکے گی۔ علماء ظواہر حلال و حرام بیان تو کر سکتے ہیں مگر حلال و حرام میں تمیز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کا انحصار نور بصیرت پر ہے اور وہ ناپید ہے۔

Marfat.com

عالم ظاہر بین نورِ بصیرت سے محروم ہے یہ دولت انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاں سے اُن کے صحیح ورثاء علماء ربانیین اور صوفیائے کرام کو ملی ہے۔ یہ اتفاقی اور انعکاسی چیز ہے۔ جو اتقاء اور صحبتِ شیخ سے حاصل ہوتی ہے۔"

دل بنا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

نور کب آتا ہے ؟
جب دل بن جائے۔ دل کا بننا اصلاحِ باطن (جو فرض ہے) پر موقوف ہے۔ اور اصلاح کے لئے مصلح (یعنی شیخ کامل) کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ علمِ نبوت' بقدرِ ضرورت تو علماء و مراجعت کتب سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن نورِ نبوت شیخ کامل ہی سے ملتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا الآیہ

ترجمہ:۔ بیشک جس نے نفس کو صاف کیا۔ کامیاب رہا اور جس نے اس کو میلا کیا ناکام رہا۔

ایمان و عقائد جن پر سارے اعمال کی قبولیت منحصر ہے قلب ہی کا فعل ہے اور ظاہر ہے کہ جتنے اعمال ہیں سب ایمان کی تکمیل کے لئے

Marfat.com

ہیں پس معلوم ہوا کہ اصل مقصود دل کی اصلاح ہے۔ دل بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور اعضاء اس کے لشکر یا غلام ہیں۔ اگر بادشاہ درست ہو جائے تو توابع خود بخود اس کی مطابقت کرنے لگیں۔

کر پاک دل کو غیر سے اس کو وضو کہیں
پر شرط ہے پیارے کہ ہر دم وضو رہے
چاہے نماز پڑھنی تو ہستی سے در گزر
ایسا گزر کہ ہستی کی باقی نہ بو رہے

نوٹ:۔ وہ گزر پر محبت کے لئے وضو کرنا شرط ہے اور نماز ادا کرنا شرط محبت ہے۔

"وحدت کا وضو عمر بھر میں ایک ہوتا ہے۔ وضو کے تین مقام لکھے ہیں۔ بزرگان دین نے، شریعت کی رو سے وضو، طریقت کی رو سے وضو، اور حقیقت کی رو سے وضو۔

جو صاحب پاک ہونا چاہیے وہ کسی مردان خدا اور ولی کی تلاش میں رہے۔ جس ولی کی اللہ تعالیٰ کے دربار میں پاکی بھی منظور ہو چکی ہو اور وضو بھی منظور ہو چکا ہو۔ جسے وہ پاک کر دیں گے۔ وہ پاک ہو جائے گا۔ جس کا وضو کرا دیں گے اس کا وضو بھی منظور ہو جائیگا

Marfat.com

کیونکہ ولی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ پاک رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باوضو رہتا ہے۔ جو اُن سے لگ جاتا ہے۔ اس لگنے کے معنی لگن کے نکلتے ہیں۔ اس صاحب کی پاکی بھی منظور ہو جاتی ہے اور وضو بھی منظور ہو جاتا ہے۔

وحدانیت کی پاکی یہ ایک دعویٰ ہے۔ دو اس کے شاہد ہیں۔ پہلا شاہد شریعت کا وضو۔ دوسرا شاہد طریقت کا وضو جس کو یہ دو شاہد ہوں وہ دعویٰ سچا ثابت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے دربار میں جلوت کی صورت سے بھی اور خلوت کی صورت سے بھی۔

اسی لئے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

عاشقاں ہکو وضو جو کیتا روز قیامت تائیں ہو
وچ رکوع نماز سجودے رہندے سنج صباحیں ہو
انہاں اسرتے دو ہیں جہانیں سب فقر دیاں جائیں ہو
عرش کولوں ہے منزل اگے باہو ونج پیا لہم تنہائیں ہو

صاحبو! جان لو۔ دوست کے ٹھہرنے کی جگہ ہی دل ہے اور دل میں اسے ٹھہرایا جاتا ہے دوست مل جائے تو دین ہے۔ غیر مل جائے تو بے دین ہے۔ اسی لئے حضرت باہوؒ نے فرمایا ہے۔

Marfat.com

ع "فقیر نام تنہیدا باہو جہڑے دِل وِچ دوست ٹھہراون ہو"

حقیقتِ قلب

قلب تجلّی گاہِ ذاتِ اقدس ہے۔ "قلب" کے معنی بدلنے کے ہوتے ہیں کبھی ایکطرف کبھی دوسری طرف جسکا دوسرا نام ارادہ ہے۔ چونکہ صفتِ ارادی کا برق اِس لطیفہ پر ہے۔ اس لئے اسے لطیفۂ قلب سے تعبیر کرتے ہیں۔ قلب کی حقیقت ارادہ ہے۔ چونکہ ارادۂ انسانی کو وسعتِ بلیغ حاصل ہے۔ اس لئے ذات کی سمائی ارادہ میں ہے نہ کہ گوشت کے ٹکڑے میں اور یہ گوشت کا ٹکڑا جو لطیفۂ قلب سے منسوب ہے یہ مظہرِ قلب ہے۔ صورت کے اعتبار سے۔ حقیقت اس کی ارادہ ہی ہے" انسانی ارادہ کو وسعتِ بلیغ حاصل ہے۔ چنانچہ ذاتِ اقدس در ارادہ سما سکتی ہے۔ اور لطیفۂ قلبی قرارگاہِ ذاتِ اقدس بلاکیف ہے۔ قلب بڑی اہمیت والی نادرہ عجوبہ تخلیق ہے کہ ذاتِ باری اس میں سما جاتی ہے۔ یعنی قلب ذات کا احاطہ کرلیتا ہے۔ اِسی بنا پر قلب کے مقام اقرب کہے گئے ہیں یعنی ناسوتی قلب، ملکوتی قلب، جبروتی قلب، لاہوتی قلب اور ہاہوتی

Marfat.com

قلب یا قلب ناسوت، قلب ملکوت، قلب جبروت، قلب لاہوت، قلب ہاہوت
تو قلب بڑی دولت ہے۔ نادرہ حکمت ہے اور اسرار و معارف کا مخزن
ہے۔ ذات کا مقام ہے۔ کہ حدیث شریف میں ارشاد ہے۔
قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔
اب اس کی تعریف قرآن الحکیم میں یوں ہوئی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ
اسْتَوٰی (یعنی خدا تعالیٰ عرش پر مستوی ہے) جب مومن کا دل عرش
ٹھہرا تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ بندے (مومن) کے دل پر استوا ہیں۔ اس
کی حفاظت بڑی ضروری ہے کہ ذات کا قرب اور بُعد اس کی ذات میں مضمر
ہے۔"

جلوہ گری مقامِ عزم و ایقان میں ہے

درمقامِ عزم و ایقاں جلوہ گر
در ہوائے عشق و ایماں نغمہ گر
بے چگون است عشق من ایمان من
بے چگون است جانِ من جانانِ من
بے چگوں را بے چگوں طالب شدہ

Marfat.com

تاو تاب از برِ یکے غالب شدہ

پس تمیزِ عاشق و معشوق چیست

یک طرف نابودہ دیگر بود ایں است

(مرشدنا و مولانا حضرت قبلہ غلام ربانی مدظلہٗ)

معرفت کی پرواز صفائیٔ قلب میں ہے

"معرفت کی پرواز صفائیٔ قلب میں ہے اور صفائیٔ قلب کی ابتدا اور انتہا معرفت کی ابتدا و انتہا ہے۔ رحمت و ہدایت نوری مشعل اور منزل معرفتِ ذات ہے یہ مومن کا فریضہ اور نصیبہ ہے۔"

(حضرت غلام ربانی مدظلہٗ)

قلبِ انسانی اور قلبِ حیوانی میں فرق

"انسان اور حیوان کے درمیان میں بھی دل ہے اگر یہ دل اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہے تو انسان ہے نہیں تو حیوان ہے۔ انسان اُسے کہتے ہیں جو ظاہر میں عبودیت اور باطن میں مشاہدہ دل سے معرفتِ الٰہی کے نور کو حاصل کرے۔ یہ دونوں حالتیں اُس میں ہوں۔"

Marfat.com

راستہ دو قدم ہے

راستہ دو قدم ہے۔ پہلا قدم نفس پر۔ دوسرا قدم بارگاہِ الٰہی میں۔

ضروری نصائح

اے عزیز! اوّل مسائل ضروری و عقائد اہلِ سنّت والجماعت حاصل کر۔
پھر ان رذائل کو دُور کر۔ حرص۔ غصّہ۔ جھوٹ۔ غیبت۔ بخل۔ حسد۔ ریا۔
تکبر۔ کینہ اور یہ اخلاق پیدا کر۔ صبر۔ شکر۔ قناعت۔ توکل۔ رضا۔ اور جان
کہ! جس گھر میں عشق کے مبارک قدم آجاتے ہیں۔ وہاں سے خودی۔ تکبر
مان اور گمان خود بخود رخصت ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں ؎

ہر کرا جامہ ز عشقش چاک شد
او ز حرص و عیب کلی پاک شد

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علتہائے ما

رہبر کو دور کر کبریا تجھے مل جائے گا۔

توبہ خالص کر کر توبہ کرنے کے بعد عمل کی شرط شروع ہوتی ہے۔ اس

Marfat.com

لحاظ سے تو بہ پاکیزگی کا مقام ہے۔ مثال کے طور پر کنوئیں میں اگر کوئی نجس چیز گر جائے تو اس کی موجودگی میں کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے چاہے کتنی ہی شرطیں پوری کر دی جائیں کنواں پاک نہیں ہوتا جب تک نجس شئے جو اُس میں گری ہوئی ہے۔ نکال نہ دی جائے۔

قلب کے عمل کے بغیر زبانی علم تجھ کو حق کی طرف ایک قدم بھی نہ چلا سکے گا۔ رفتار قلب ہی کی رفتار ہے۔ بشرطیکہ اعضاء سے شریعت کی حدود کی محافظت نہ ہو۔

ریا کار کا کپڑا صاف ہے، دل گندہ۔ زبان پرہیز گار ہے دل بدکار۔ ظاہر مسلمان ہے لیکن دل کافر۔ بیرون موحد ہے مگر باطن مشرک، زہد ظاہر میں ہے۔ دین ظاہر میں ہے۔ لیکن باطن خراب جیسے بیت الخلاء پر قلعی۔

اے مسکین ان سب باتوں کا تیرے پاس کیا جواب ہے اور ان کے موافق تیرا کیا عمل ہے ؟ ان ناپاک خواہشات نفس سے تو کیوں باز نہیں آتا جو دونوں جہاں میں تجھے دکھ پہنچانے والی اور اس بدبختی اور ذلت کے مقام پر تجھے اتارنے والی ہے۔ جس کی آگ تجھے جلائے گی۔ جہاں سانپ نہ صیں گے اور ڈسیں گے جس کے بچھو اور کیڑے تجھے کاٹیں گے۔

Marfat.com

جہاں کے کیڑے مکوڑے تجھے کھائیں گے۔ جہاں کے چوکیدار تجھے ماریں گے اور روزانہ نوبہ نو قسم قسم کے عذاب تجھے دیے جائیں گے۔

جو اللہ سے ڈرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ اس کے گناہ ساقط کر دیتا ہے۔ اُس کا اجر بڑا کرتا ہے۔ اے انسان تجھے تیرے اس مالک کریم کے متعلق کس چیز نے فریب دے رکھا ہے جس نے تجھے بنایا اور ٹھیک کیا اور درست کیا۔

"کیا ابھی اہلِ ایمان کے لئے وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کی یاد کی وجہ سے نرم پڑ جائیں۔"

سکونِ قلب کیسے حاصل ہوتا ہے؟

اے اپنی حالت اور مرض سے بے خبر!

اے مولا سے بھاگے ہوئے! اے پریشان حال، سکونِ قلب کے متلاشی! تجھے سکون نہ ملے گا، ہرگز نہ ملے گا جب تک کہ تو خدا سے تعلق نہ جوڑے گا۔ یہ تعلق توبہ کرنے، شرع کی پابندی، ظاہر کو سنت سے آراستہ اور باطن کو عشق و محبت سے پیراستہ کرنے اور ذکرِ الٰہی پر مداومت کرنے سے بنتا ہے۔ پھر جیسا تعلق ہوگا، ویسا ہی سکون، اطمینان و جمعیت حاصل ہوگی۔

Marfat.com

کیونکہ سکونِ قلب دِل کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ جو شخص اللہ کے ذکر سے پیدا ہوتی ہے اور کسی چیز سے نہیں نہ امارت سے نہ وزارت سے نہ مال سے نہ اولاد سے۔ (اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ)

طریقِ کار

اگر امراضِ نفسانیہ سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو خود کو کسی طبیب روحانی (شیخ کامل) کے سپرد کرے۔ اس سے تعلیم طریق ذکر و تربیت حاصل کر۔ ذکر اسم ذات میں مشغول ہو۔ جب لطیفۂ قلب پر اسم ذات "اللہ" نقش کرے گا اور متوجہ الی اللہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کی ذات تیری طرف متوجہ ہو گی اور اسم ذات کے انوارات تیرے قلب میں نزول کریں گے۔ جلالی نور عطا ہوا تو حرارت محسوس کرے گا۔ اور جمالی نور عطا ہوا تو کم محسوس ہو گا صاحب کشف ہوا تو انوارات کو دیکھے گا اور کشف کی استعداد نہ ہو گی تو نہ دیکھ سکے گا لیکن اپنے حال کے مطابق محسوس کرے گا۔ جب قلب غافل، قلب ذاکر بن جائے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق یا دکا حاصل ہو جائے گا۔ ممکن ہے۔ یہ انوارات قلب سے دیگر لطائف مثل لطیفۂ روحی، لطیفۂ سری، لطیفۂ خفی، و لطیفۂ اخفیٰ سے

Marfat.com

ہوتے ہوئے تمام بدن اور پھر اطرافِ بدن سے "آثار و افعال، کیف و مستی، جذب و شوق، وجد و حال اور دیگر کیفیات کے ساتھ ظاہر ہوں جتنی ذکر کی کثرت ہوگی اتنی محبت بھی بڑھے گی۔ اور طرفین میں شوق دید اور ملاقات بھی بڑھ جائے گا۔ جب محبت الہٰی کا غلبہ ہوگا تو اتباع آسان ہو جائے گی۔ یعنی احکام الہٰی کے بجالانے میں سہولت و آسانی ہوگی جب اصلاحِ اعمالِ ظاہرہ و باطنہ میں لگ جائیگا تو اللہ تعالےٰ کی وہ رضا حاصل ہو جائے گی جس کے متعلق فرماتے ہیں۔ سہ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور جس کے حصول کا طریقہ ہے۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ جس کی حقیقت ہے اعمال ذکر

رضا کا ترتب اعمال صالحہ پر ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ -

مقام محبوبیت: کیونکہ اعمالِ بالسنۃ کے علاوہ حصول نسبت اور وصولِ مع اللہ کا کوئی ذریعہ نہیں کہ اتباع سنت مقام محبوبیت ہے۔ قوله تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ

Marfat.com

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ۔

ذکرِ لسانی و قلبی سے مقصود ذکرِ حقیقی کا حاصل کرنا ہے

اور ذکرِ لسانی ہو یا ذکرِ قلبی ہر دو سے مقصود ذکرِ حقیقی (یعنی اعمال) ہی کا حاصل کرنا ہے۔ ایسے اعمال جن کی بنیاد اخلاص (عشق) پر ہو۔ کیونکہ غرض و غایت غیر کا مقام ہے۔ اور غیر کی نفی لازم ہے۔ کہ طریقت کی لِبِسْمِ اللّٰہ مادی غرض و غایت سے پاک ہونا ہے۔

پس جو ذاکر اتباعِ سنت نہیں کرتا وہ حقیقی ذاکر نہیں۔ اس کے پاس صورتِ ذکر تو موجود ہے لیکن حقیقت مفقود۔ جب حقیقی ذاکر بنے گا۔ یعنی اعمال میں لگے گا۔ شریعت کی پیروی کرے گا تو رضائے الٰہی حاصل ہوگی۔ اور جب اعمال پر مداومت کرے گا تو اللہ تعالےٰ کے ساتھ رضائے الٰہی کا تعلق حاصل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے انعام عطا ہوگا۔ اور روح جو عالم امر سے آئی ہے اور جس کا روحی تقاضہ یہ ہے کہ ذات کا قرب و وصل حاصل ہو تو اس روح کی غذا بدولتِ ذکر عالم امر سے آئے گی۔ اور جب انوارات آئیں گے۔ تو روح کو جلا نصیب ہوگی۔ پھر نفس جو کہ دنیا کی طرف راغب کرکے اَسْفَلَ السّافِلِیْنَ میں لے جانے والا

Marfat.com

کی اصلاح بھی ہونے لگے گی۔ جب انوارات ذکر ظلمات نفس پر حاوی ہو جائیں گے۔ تو پھر لطیفہ قلب، روح، سری، خفی و اخفی کی پرورشیں یعنی شہوت، غضب و غصہ، حرص، حسد و بخل اور تکبر و فخر ایسے اوصاف رذیلہ معمول کشش سے مبدّل بہ اوصاف حمیدہ (یعنی اخلاص، آکش، تبلیغ، تفکر، تفویض، تقویٰ، تواضع، توبہ، توحید، توکل، خشوع، خوف، رجاء، دعا، رضا، زہد، شکر، شوق، صبر، صدق، محبت وغیرہم) ہونے لگیں گے۔ جب باطن کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور امراض نفسانیہ سے ہائی اور قلب و روح کو صحت اور قوت پرواز حاصل ہو گی تو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

ترجمہ: بامراد ہوا جو شخص (قرآن سن کر خبث عقائد و اخلاق) سے پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا (یعنی ذکر کرتا) اور نماز پڑھتا رہا" کا مقام آجائے گا اور شیخ کامل جب ضمنیت صغریٰ کے تحت ذاکر ذاکر کی روح کو اپنے احاطہ روح میں لے کر کھینچ نکلے جائیگا جہاں بھی لے جانا مطلوب ہو خواہ دائرہ احدیت میں، دائرہ معیت میں، دائرہ اقربیت یا خانہ کعبہ، بیت العزۃ، بیت المعمور یا کرسی اور مقام قرب النبی میں یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں بغیر ادنیٰ تحت حکم ہوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

(تم اپنے مرنے سے پہلے مرجاؤ) کی تکمیل ہو جائے گی۔

کیونکہ موت کے معنی ہیں روح کا جسم سے جدا ہونا۔ یہ حال اسی حیات میں درکار ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ روح ذات کے لئے بے قرار ہو۔ کیا خواب میں روح دور دراز مقامات کی سیر نہیں کرتی ؟ تو پھر بیداری میں یہ کیوں محال ہو گا؟

س جو آسان سمجھو تو ہے عشق آساں

جو دشوار کر لو تو دشواریاں ہیں

جب مقاماتِ قرب میں ترقی ہوگی تو پھر جتنا قربِ الٰہی زیادہ ہو گا اتنی معرفتِ الٰہیہ بھی زیادہ ہوگی پس جس کو معرفتِ الٰہیہ حاصل ہو گئی وہ کامیاب ہو گیا۔ بقول حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ :۔

اہمیت معرفت " اصلی بات تو یہ ہے کہ جس طرح نطفہ سے آدمی بن جاتا ہے۔ اور تخمِ خرما درخت بن جاتا ہے اسی طرح یہ معرفت کل قیامت کے روز اور ہی صفت اختیار کر لے گی اور اسے پہلی نسبت سے کچھ نسبت نہ رہیگی اور درجۂ کمال تک فائز المرام ہوگی اور یہ گردش اسے اور روشن بنادیگی اور اسے مشاہدہ ، نظر اور دیدار کہتے ہیں اس لئے کہ دیدا سکا اِن ادراک سے عبارت ہے اور یہ مشاہدہ اس ادراک کا درجۂ کمالیت ہے اس لئے جسطرح اس جہاں میں معرفتِ بہجت کی طالب نہیں ہوتی اسی طرح یہ مشاہدہ بھی

رجنت کا طالب نہ ہوگا۔ پس معرفت جو ہے تو وہ دیدار کے لئے بمنزل تخم کے ہے۔ جس شخص کو معرفت حاصل نہیں وہ ہمیشہ حق تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گا کیونکہ جس شخص کے پاس تخم نہیں ہوتا زراعت نہیں کرسکتا اور جو بڑا عارف ہوگا اُس کا دیکھنا یعنی دیدار الٰہی سے مشرف ہونا بھی بطریق کامل ہوگا اور یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ دیدار اور لذتِ دیدار میں تمام لوگ یکساں ہوں گے۔ بلکہ ہر شخص اپنی اپنی معرفت کے مطابق دیدار سے مشرف ہوگا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اِنَّ اللّٰہَ یَتَجَلّٰی لِلنَّاسِ عَآمَّۃً وَّلِاَبِیْ بَکْرٍ خَاصَّۃً۔ یعنی حق تعالیٰ عوام کے لئے بالعموم تجلی فرمائے گا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کے لئے بالخصوص۔ اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ بلا محبتِ الٰہی کے سعادتِ آخرت حاصل کرے وہ بھی غلطی پر ہے۔

حق تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے دو طریق

اور جاننا چاہیئے کہ حق تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے دو طریق ہیں ایک تو صوفیوں کا طریق ہے اور وہ مجاہدہ ہے اور ہمیشہ ذکر کرنے سے اپنے باطن کو صاف کرتا ہے تاکہ اپنے آپ کو اور ماسوی اللہ کو فراموش کردے۔ جب یہ حالت ہوتی ہے تو اُس کے باطن میں معاملات ظاہر ہونے شروع

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ جن سے حق تعالیٰ کی عظمت مشاہدہ کی طرح روشن ہو جاتی ہے اور اس کی مثال جال کی طرح ہے کہ شاید اس میں شکار پھنسے یا نہ پھنسے اور ممکن ہے کہ اس میں چوہا پھنسے اور ممکن ہے کہ اس میں باز پھنسے۔ ہر شخص کی قسمت کے مطابق اس میں بہت بڑا تفاوت ہے۔

دوسرا طریق معرفت کے علم کا حاصل کرنا ہے۔ اس کے لئے علم الکلام اور دوسرے علم کے سیکھنے کی ضرورت نہیں اس کی ابتدا عجائب مصنوعات میں تفکر کرنا ہے۔ پھر ترقی کر کے حق تعالیٰ کے جمال و کمال میں فکر کرنا ہے تاکہ اسماء و صفات کے حقائق اس پر منکشف ہوں۔ یہ بڑا علم ہے اور نہایت ہوشیار مرید عقلمند و دانا مرشد کی مدد سے اس علم کو حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن کند ذہن اس علم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نیز یہ علم دام پھیلانے کی طرح نہیں ہے کہ اس میں شکار کے پھنسنے یا نہ پھنسنے کے متعلق کسی قسم کا شبہ ہے بلکہ یہ تو تجارت زراعت اور کسب کی طرح ہے۔

جو شخص معرفت کو ان دو طریق کے سوا جو بیان کر دیئے گئے ہیں۔ کسی اور طریق سے ڈھونڈے گا تو وہ بھی غلطی پر ہے اس لئے کہ آخرت کے یہی معنی ہیں کہ تو خدا تک پہنچ جائے۔ اور اگر کوئی شخص کسی ایسی شئے تک پہنچے گا کہ جسکو پہلے بھی دوست رکھتا تھا لیکن بسبب عوائق کے اس سے محجوب تھا۔ اور ایک زمانہ

Marfat.com

اس نے اس شئے کے شوق میں بسر کیا تھا تو جب وہ عوائق اور موانعات رفع ہو جاتے ہیں اور وہ شائق اس شئے تک پہنچ جاتا ہے تو وہ پھر شئے مزے میں ہو جاتا ہے اور اس کا نام سعادت ہے اور اگر وہ اس شئے کو پہلے سے دوست نہ رکھتا تھا۔ تو اسے کچھ لذت حاصل نہ ہوگی۔ اور اگر اسے کم دوست رکھتا تو کم لذت پاتا۔ پس سعادت جو ہوتی ہے تو وہ عشق ومحبت کے حقدار کے مطابق ہوتی ہے اور اگر عیاذاً باللہ اس نے اپنے باطن میں اس شئے کی مخالف اور ضد کے ساتھ الفت پیدا کی ہوگی۔ تو جو حالت آخرت میں ظاہر ہوگی وہ اس کے مخالف ہوگی۔ تو اس کی ہلاکت کا سبب ہوگی۔ اور وہ رنج اور مصیبت میں مبتلا ہو گا جس شئے کے سبب اوروں کو سعادت ہوگی وہ اسی کے سبب سے شقی ہو گا۔

حقیقتِ محبت الٰہیہ

اور آخرت جو ہے تو وہ عالم ارواح اور عالم جمال الٰہی ہے کیونکہ حق تعالیٰ کا جمال وہاں ظاہر ہوگا اور سعید وہی شخص ہے جس نے دنیا میں اپنی طبیعت کو اسی کے ساتھ مناسبت دی تھی کہ وہ اس کے موافق ہو گیا اور یہ تمام ریاضات وعبادات اور معرفتیں اسی مناسبت کے لیے

Marfat.com

نفس اور اس مناسبت کا نام محبت ہوگا۔ اور یہ جو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (جس نے نفس کو صاف کیا۔ کامیاب رہا)

اس کا یہی مطلب ہے اور دنیا کے تمام مصائب اور شہوات اور محبتیں اسی مناسبت کی ضد ہیں۔ اور وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا (اور جس نے اس کو میلا کیا۔ ناکام رہا) سے یہی مراد ہے۔"

اے راہ آخرت کے مسافر!

اوّل دل کی طہارت میں مصروف ہو، پھر معرفت کو ڈھونڈ۔ طہارت کے چار مراتب ہیں۔ مرتبۂ اوّل ظاہر کو ناپاکیوں اور پلیدیوں سے پاک کرنا۔ مرتبۂ دوم اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں اور گناہوں سے بچانا۔ مرتبہ سوم دل کو اخلاقِ مذمومہ و رذائل سے صاف کرنا۔

مرتبۂ چہارم اپنے ضمیر کو ماسوی اللہ سے صاف کرنا۔ جب تک دل خباثتوں سے پاک نہ ہو جائے۔ تب تک طہارت نامکمل ہے۔

قلب کی اصلاح چار چیزوں سے ہوتی ہے۔

(۱) نظروں کی نگرانی (۲) خلوت کیلئے فراغ دل (۳) حفظ کرامات (۴) ترک غیر اللہ (مجلس ۶۲)

حقیقتِ طریقت

بعض ناواقف لوگ طریقت کی حقیقت کی غرض و غایت کے سمجھنے میں بہت دھوکا کھاتے ہیں۔ اور بہت سی غیر ضروری اور غیر متعلق باتوں کو اس میں شامل کر لیتے ہیں۔ اس لئے اس بیان میں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ سلوک کا خلاصہ اور بیعت کی غرض و غایت کیا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ :- (۱) نہ اس میں کشف و کرامات ضروری ہیں (۲) نہ قیامت میں بخشوانے کی ذمہ داری ہے (۳) نہ دنیاوی کاموں میں کامیابی کا وعدہ ہے کہ مثلاً تعویذ گنڈوں سے کام بن جائیں یا مقدمات دعا سے فتح ہو جایا کریں، یا روزگار میں ترقی ہو، یا جھاڑ پھونک سے بیماری جاتی رہے یا ہونے والی بات بتادی جایا کرے۔ (۴) نہ تصرفات لازم ہیں کہ پیر کی توجہ سے مرید کی اصلاح خود بخود ہو جائے اس کو گناہ کا خیال بھی نہ آئے، خود بخود عبادت کے کام ہوتے رہیں۔ مرید کو ارادہ بھی نہ

Marfat.com

کرنا پڑے، یا علم دین و قرآن میں ذہن و حافظ بڑھ جائے۔ (۵) نہ ایسی باطنی کیفیات پیدا ہونے کی کوئی میعاد ہے کہ ہر وقت یا کم از کم عبادت کے وقت لذت سے سرشار اور مست رہے۔ عبادت میں خطرات ہی نہ آئیں، خوب رونا آئے۔ ایسی محویت ہو جائے کہ اپنے پرائے کی خبر ہی نہ رہے۔ (۷) نہ عمدہ عمدہ خوابوں کا نظر آنا یا الہامات کا صحیح ہونا لازمی ہیں (۸) نہ ذکر و شغل میں انوار وغیرہ کا نظر آنا یا کسی آواز کا سنائی دینا ضروری ہے۔

بلکہ اصل مقصود حق تعالےٰ کا راضی کرنا ہے جس کا ذریعہ شریعت کے حکموں پہ پورے طور سے چلنا ہے۔ ان حکموں میں بعضے ظاہر سے متعلق ہیں۔ جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ اور جیسے نکاح و طلاق و ادائے حقوق زوجین و قسم و کفارۂ قسم وغیرہ جیسے لین دین و پیروی مقدمات و شہادت و وصیت و تقسیم ترکہ وغیرہ اور جیسے سلام و کلام و طعام و منام و قعود و قیام و مہمانی و میزبانی وغیرہ ان مسائل کو علم فقہ کہتے ہیں۔

اور بعضے باطن سے متعلق ہیں۔ جیسے خدا تعالےٰ سے محبت رکھنا، خدائے تعالےٰ سے ڈرنا، خدائے تعالیٰ کو یاد رکھنا، دنیا سے

Marfat.com

محبت نہ ہونا، خدائے تعالے کی مغفرت پر راضی رہنا، حرص نہ کرنا، عبادت میں دل کا حاضر رکھنا۔ دین کے کاموں کو اخلاص سے کرنا، کسی کو حقیر نہ سمجھنا، خود پسندی نہ ہونا، غصہ کو ضبط کرنا وغیرہ ان اخلاق کو سلوک کہتے ہیں، اور ظاہری احکام کی طرح ان باطنی احکام پر عمل کرنا بھی فرض و واجب ہے، نیز ان باطنی خرابیوں سے اکثر ظاہری اعمال میں بھی خرابی آجاتی ہے، جیسے خدائے تعالے کی محبت کم ہونے سے نماز میں سستی ہو گئی یا جلدی جلدی بلا تعدیل ارکان پڑھ لی یا بخل سے زکوٰۃ اور حج کی ہمت نہ ہوئی، یا غرور یا غصہ کے غلبہ سے کسی پر ظلم ہو گیا، یا حقوق تلف ہو گئے ومثل ذٰلِکَ اور اگر ان ظاہری اعمال میں احتیاط بھی کی جائے تب بھی جب تک نفس کی اصلاح نہیں ہوتی وہ احتیاط چند روز سے زیادہ نہیں چلتی۔

پس نفس کی اصلاح ان دو سبب سے ضروری ٹھہری لیکن یہ باطنی خرابیاں ذرا سمجھ میں کم آتی ہیں اور جو سمجھ میں آتی ہیں ان کی درستی کا طریقہ بہت کم معلوم ہوتا ہے اور جو معلوم ہوتا ہے تو نفس کی کشاکشی سے اس پر عمل مشکل ہو جاتا ہے۔ ان ضرورتوں کی وجہ سے پیر کامل کو تجویز کیا جاتا ہے کہ وہ ان باتوں کو سمجھ کر آگاہ کرتا ہے اور ان کا علاج اور تدبیر بھی بتاتا ہے۔ اور نفس کے اندر درستی کی استعداد اور ان کے علاج کے طریقوں میں

Marfat.com

آسانی اور تدبیروں میں طاقت پیدا ہونے کے لیئے کچھ اذکار و اشغال کی بھی تعلیم کرنا ہے اور خود ذکر بھی ایک عبادت ہے۔

پس سالک کو دو کام کرنے پڑتے ہیں۔ ایک ضروری جو کہ شرع کے ظاہری اور باطنی حکموں کی پابندی ہے۔ دوسرا مستحب ہے جو کہ ذکر کی کثرت ہے نمبر ایک یعنی حکموں کی پابندی سے خداتعالیٰ کی رضا اور قرب اور نمبر ۲ یعنی ذکر کی کثرت سے رضا اور قرب میں زیادتی حاصل ہوتی ہے یہ ہے خلاصہ سلوک کے طریقے اور مقصود کا۔

(عمدۃ السلوک)

یاد رہے: جسم ظاہر کا علاج شریعت ہے اور باطن کا طریقت ھو الظاہر سے شریعت ہے۔ ھو الباطن سے طریقت ھو الظاہر سے اقرار باللسان اور ھو الباطن سے تصدیق بالقلب ھو الظاہر سے جسم ہے ھو الباطن سے قلب روح ، ھو الباطن سے لآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ ھو الظاہر سے محمد رسول اللّٰہ ھو الظاہر سے شکل دوا ہے ، ھو الباطن سے اثر و شفا۔

Marfat.com

تلاشِ مرشدِ کامل

اگرچہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے متعدد طریقے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ قریب اور آسان طریقہ توسلِ شیخ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو)

جاننا چاہیئے کہ علمِ باطن فرض ہے اور طلبِ طریقت واجب ہے اور بیعت ہونا سنت ہے۔

جسم ظاہر کا علاج شریعت ہے اور باطن کا علاج طریقت' باطن کی خرابیوں کا علاج علم باطن سے ہے۔ اور بقدر ضرورت علم حاصل کرنا فرض ہے۔ جب علمِ باطن فرض ہے تو تلاش اس علم کے عالم کی ضروری ہوئی۔ اگر [illegible] علاوہ [illegible] راہ مکمل بھی ضروریات سے ہے کہ وصول بخدا ہے تو بے واسطہ پیرِ کامل ممکن لیکن قلیل ہے۔ اور بہت نادر چنانچہ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں:۔

نفس را نہ کشد بغیر از ظلِ پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر

(نفس کو بغیر پیر کے سایہ کے نہیں مار سکتا (لہٰذا)، اس نفس کے مارنے والے کا دامن مضبوط پکڑ۔

ہیچ چیزے خود بخود پیدا نہ شد،
ہیچ آہن خود بہ بخود تیغ نہ شد

(کوئی چیز اپنے آپ پیدا نہیں ہوئی۔ اور نہ کوئی لوہا خود بخود تلوار بن گیا۔)

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

(مولوی قطعاً اس وقت تک مولائے روم نہیں بنا۔ جبتک کہ حضرت شمس تبریزیؒ کا غلام نہ بن گیا۔)

اور حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

نیست ممکن در رہِ عشق ما نہیے پسر
راہ بُردن بے دلیل راہ بر

(بیٹیا! راہبر و پیر کامل کے بغیر عشق کے راستے میں چلنا ممکن نہیں)

Marfat.com

قطب الارشاد حضرت فضل علی قریشی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عزیزو! دوستو! یارو! یہ دنیا دارِ فانی ہے
دل اپنا مت لگاؤ تم لحد میں جا نبانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذاتِ دنیا میں
ہوئی اندھی عقل تیری تری کیسی جوانی ہے
گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ
کہاں ہیں باپ دادا سب کہ جن کی تو نشانی ہے
پکڑ لے پیرِ کامل کر کہ بیعت بھی ضروری ہے
بجز مرشد کے اچھی بات کس جا تجھ کو پانی ہے
اگر تو طالب مولا ہے اور اصلاح کا جویا
تو جلدی کر پکڑ مرشد نصیحت یہ ایمانی ہے

پہچان مرشدِ کامل

(۱) خدا یاد آئے جس کو دیکھ کر وہ پیر کامل ہے
سوا مرشد کے دنیا کی محبت کس نشانی ہے

(۲) شریعت کا غلام ہو سے عجب اخلاق ہوں اس میں

Marfat.com

(۳) دل اس کا مثلِ آئینہ ہو یہ اس کی نشانی ہے
(عمدۃ السلوک)

(۴) چوتھی شرط جو مرشد کامل میں ہونا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ طالبوں کی تربیتِ باطنی کے فن سے واقف ہو، اور کسی ماہر فن سے تربیت پائی ہو۔

(۵) شیخ کامل واکمل اور صاحبِ تصرّف ہو جو توجہ دے کر سالک کو اس راہ پر چلاتا جائے۔

(۶) شیخ زبردست جذبے کا مالک ہو متقناطیسی قوت رکھتا ہو، اس کے انوار میں اتنی طاقت ہو کہ سالک کی روح کو اپنے انوار کے ذریعے کھینچ کر لے جائے اور توجہِ غیبی سے روحانی طور پر سالک کی تربیت کر سکے۔

(۷) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی تعلق قائم کرے جو بندے اور خدا کے درمیان واحد واسطہ ہیں۔

(۸) شیخ کامل سے مراد صرف وہ رہبر ہے جو تصرّف و سلوک کے راستے پر چلانے کا اہل ہو۔ ... سلوک کی منازل طے کرانے

Marfat.com

کی اہلیت رکھتا ہو، اور تصوف و سلوک کی منازل طے کرانے کے لئے مراقبہ فنا فی الرسول بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو شیخ اتنا نہیں کر سکتا وہ یقیناً شیخِ طریقت کے اعتبار سے ناقص ہے۔

جیسا کہ غوثِ زماں حضرت شاہ عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"جب تک سیدالوجود صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل نہ ہو اس وقت تک اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔" (دلائل السلوک)

محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اے راہِ آخرت کے مسافر! تو ہر وقت رہبر کے ساتھ رہ۔ یہاں تک کہ وہ تجھ کو پڑاؤ پر پہنچا دے۔ راستہ بھر اس کا خادم بنا رہ۔ اس کے ساتھ حسنِ ادب کا برتاؤ رکھ اور اس کی رائے سے با مروت ہو کہ وہ تجھے واقف کار بنا دے گا اور خدا کے قریب پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تیری شرافت، صداقت دیکھ لینے کی وجہ سے تجھ کو راستہ میں نیابت عطا کرے گا۔ یعنی تجھ کو قافلہ میں سردار اور اہلِ قافلہ کا سلطان بنا دیگا پس تو تمام کو سمجھے گا۔ یہاں تک کہ تجھ کو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیگا۔

Marfat.com

اور تجھ کو آپ کے حوالے کر دے گا۔ پھر آپ کی آنکھیں تجھ سے ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو نائب بنا دیں گے۔ قلوب، کیفیات اور معنی پر۔ پس تو حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور خدمت گار بن جائے گا۔ کہ کبھی مخلوق کی طرف آئے گا اور کبھی خالق کی طرف۔ یہ چیز بناوٹ اور ہوس سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے ہوتی ہے جو سینوں میں جگہ پایا کرتی ہے اور عمل اس کی تصدیق کیا کرتا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس ۶۲)

"مشائخ دو قسم کے ہیں۔ ایک مشائخ شریعت ایک مشائخ معرفت۔ شیخ شریعت تجھ کو مخلوق کے دروازے پر لے جائے گا۔ اور شیخ طریقت تجھ کو قرب خداوندی کا راستہ بتائے گا (ایضاً مجلس ۴۲)

اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو! فقیر فنا فی اللہ صاحب حضور ہوتا ہے۔ وحدانیت الہٰی میں غرق کرنا اور مجلس محمدی میں پہنچانا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں بلکہ آسان ہے۔ اور صرف ذکر و فکر اور زہد و تقویٰ سے یہ بات حاصل ہونا دشوار ہے۔ کیونکہ مرشد کامل و مکمل طالب کا ہاتھ پکڑ کر منزل مقصود کو

Marfat.com

پہنچا سکتا ہے جس شخص کو یہ قدرت حاصل نہ ہو اُسے کامل مکمل کہنا غلط ہے بلکہ وہ رہزن ہے۔ (عین الفقر صـ۲)

واقعی شیخ کامل کے لئے طالب مولا کو وحدانیت الٰہی میں غرق کرنا اور مجلس محمدیؐ میں پہنچانا کچھ مشکل نہیں بلکہ آسان ہے شرط یہ ہے کہ طلب صادق ہو نکتہ چینی و امتحان مقصود نہ ہو اور کوئی غرض فاسد نہ رکھتا ہو۔ صاحبِ استعداد ہو، دوام صحبت شیخ اور بغیر شیخ کامل سے تعلق اور اس سے دلی عقیدت اور ولے خلوص سے ذکرِ الٰہی کی کثرت اور مجاہدہ و ریاضت بھی ضروری ہے (بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور ہو) چونکہ بزرگانِ دین کا ارشاد ہے:۔

"اظہارِ کمالاتِ باطنیہ برائے فائدہ خلق جائز بلکہ چھپانے والا ماخوذ ہوگا۔ ہاں علامت یہ ہے" اس لئے میں تشکر و تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ مجھ کمترین کے پاس ایسے طالب بھی آئے جو بفضلِ تعالیٰ اوّل ہی روز مجلسِ محمدی و زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگئے۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و عطا ہے جسے چاہتے ہیں نوازتے ہیں احقر کا اس میں کوئی کمال نہیں اگر کچھ ہے بھی تو وہ ہمارے مشائخ کی نسبت کی برکات کا نتیجہ ہے اللھم ارزقنا)

Marfat.com

تحدیثِ نعمت اور اظہارِ دین

صاحبِ دلائل السلوک فرماتے ہیں :- "یہ بات یونہی مشہور ہو چکی ہے کہ امورِ کشفیہ کو ظاہر نہ کیا جائے ۔ عوام تو کیا خواص تک اس اظہار کو حرام سمجھتے ہیں اور اس پر تکبیر کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اوّل اظہارِ علم سلوک ضروری ہے ۔ بطور اظہار نعمت کے ۔ دوم یہ کہ سلوک دین کا شعبہ ہے اور اظہارِ دین ضروری ہے ۔ سوم یہ کہ اظہار کی ضرورت انکار کے مقابلے میں ہوتی ہے اور انکار حد سے گزر چکا ہے اور یہ شعبہ دین کا انکار ہے ۔ اس لئے اظہار ضروری ہے ۔"

تحدیثِ نعمت از رو ئے حکم باری تعالیٰ ضروری ہے ۔

صاحب تفسیر مظہری نے وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ؕ میں فرمایا کہ صوفیہ کرام کے اس اظہار پر تکبیر نہ کی جائے ۔

اور ارشاد الطالبین میں مذکور ہے کہ :-

"جس نے اس قسم کی باتوں میں صوفیہ کا انکار کیا گویا اس نے آیت قرآنی کا انکار کیا ۔"

Marfat.com

اور مشکوٰۃ شریف میں حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ:۔
"اللہ تعالےٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اظہار کیا جائے جو بندہ پہ ہوئی ":

اور تفسیر جمل میں ہے کہ:۔
"اگر کوئی شخص اپنی تعریف محض لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے کرتا ہے تو یہ نہ مکروہ ہے نہ حرام ۔بلکہ اس کا اظہار واجب ہے ":
اور تفسیر جمل میں مذکور ہے:۔
"اسی وجہ سے گمنام آدمی کے لئے جائز ہے کہ اپنے آپ کو ظاہر کرے کہ لوگ اس کو پہچان کر اس سے فائدہ اُٹھائیں تو اس کا اپنے اوصاف بیان کرنا فخر میں داخل نہ ہوگا":

واضح ہے کہ اول ہی روز مجلس محمدیؐ میں پہنچا" ۔ وہ کرامت ہے اور کرامت کا ظہور ہر وقت نہیں ہوا کرتا ۔ مگر گاہے گاہے اور وہ بھی باذنِ اللہ۔ اور کرامات و مکاشفات، احوال و کیفیات مقصود نہیں۔ اس لئے بندۂ خدا بننا چاہیئے اور بندۂ کشف و کرامات نہ بننا چاہیئے ۔ ذکر و فکر خواہ لسانی ہو یا قلبی یا حقیقی یعنی اعمال سب سے مقصود رضائے الٰہی کا حاصل کرنا ہے ۔ پس جب تک اعمال میں لگے ہوئے ہو رضا حاصل ہے اور

Marfat.com

اگر رضائے الٰہی حاصل ہے تو سب کچھ حاصل ہے دیدار ہوا کرے یا نہ ہوا کرے۔ کہ اصل چیز محبت، تعظیم و اتباع ہی ہے۔ جو عادتاً صحبتِ شیخ (اہل محبت) پر موقوف ہے۔

اور پیر سے تعلق تربیت و اصلاحِ اعمالِ ظاہرہ و باطنہ کے لیے ہے۔ کہ بعض امراضِ نفسانیہ باطن میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور سالک کو اُن کا علم نہیں ہوتا۔ طبیب روحانی یعنی شیخِ کامل تشخیص کرتا اور علاج تجویز کرتا ہے۔ مرید عمل کرتا اور امراض نفسانیہ (جو بندہ و خدا کے درمیان حجاب ہیں) سے نجات حاصل کرتا ہے اور بذریعہ اعمال قربِ رضائے الٰہی حاصل کر لیتا ہے۔ اور پیر تربیت و اصلاح کرتا رہتا ہے اور توجہاتِ باطنہ سے مرید کو تقویت پہنچاتا اور مقامات طے کراتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ انتہائی قرب اور معرفتِ ذات بلا واسطہ تک کام مکمل ہو جاتا ہے یہی مقصود ہے پیری مریدی سے۔ یہاں وصل معرفتاً ہے اور آخرت میں یہی معرفت نظر و دیدار میں بدل جائے گی۔ احوال و کیفیات ہرگز ہرگز مقصود نہیں۔ بعض کو یہ احوال پیش آتے ہیں بعض کو نہیں اور یہ طالب کی اپنی استعداد پر موقوف ہے۔ بلکہ جس کو مکاشفات نہیں ہوتے۔ وہ بہت سی آفات سے محفوظ ہوتا ہے۔

Marfat.com

یہ بات اجمال و تفصیل سے متعلق ہے۔ کہ ایک کو تفصیلی سیر (یعنی مکاشفات) حاصل ہوتی ہے اور دوسرے کو اجمالی یعنی کوئی کشف نہیں ہوتا۔ پس ایک دیکھتا ہوا جا رہا ہے اور دوسرا بغیر دیکھے اور دیکھنا دکھانا ضروری نہیں۔ کہ جو بھی کچھ دیکھنے میں آتا ہے سب مخلوق ہے اور خالق کی تعریف یہ ہے کہ دیکھنے میں نہیں آتا۔ تو اگر ایک مخلوق نے دوسری مخلوق کو دیکھ لیا تو کیا کمال ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ دیکھنے دکھانے میں توجہ الی الغیر ہو جاتی ہے جو مذموم ہے اختیاراً۔ طالب مولا کو لازم ہے کہ ہمیشہ متوجہ الی اللہ رہے۔ اور مقام حضوری دوام حاصل کرے۔

کر پاک دل کو غیر سے اس کو وضو کہیں،

پہ شرط ہے پیارے ہر دم وضو رہے

یہی ہے وحدت کا وضو۔ اور یہ وضو وہی کروا سکتا ہے جس کا وضو بزرگانِ دین نے کروا دیا ہو۔ اور یہ بات دین داری و تقویٰ و پرہیزگاری کے بغیر محال ہے اس لئے پیر سے تعلق دین سیکھنے کے لئے ہے۔

صحابہؓ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دین حاصل کیا تھا۔ معجزات یا احوال طلب نہیں کئے۔ تمہیں بھی پیر سے دین کی دولت حاصل کرنی ہے۔ خوب سمجھ لو۔ دین مجموعہ ہے۔ دو جز کا ایک علم نبوت اور

Marfat.com

دوسرے نورِ نبوت۔ چونکہ لوگ علمِ نبوت تو حاصل کر لیتے ہیں اور اللہ والوں سے نورِ نبوت نہیں حاصل کرتے اس لیے علم پر قوتِ عملیہ سے محروم رہتے ہیں

دین کامل کب نصیب ہوتا ہے؟

"دینِ کامل تو اس وقت نصیب ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کے دونوں اجزا حاصل کئے جائیں۔ یعنی علمِ نبوت بھی حاصل کریں اور بعد میں کسی صاحبِ نور سے نورِ نبوت بھی حاصل کریں۔"

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا
کب پیدا ہوتا ہے؟

جب سالک طلبِ صادق، رابطۂ مرشد اور صحبتِ شیخ کی مداومت کے ساتھ امورِ اختیاریہ کو بجا لاتا اور ذکر و فکر کا اہتمام و التزام کرتا ہے۔

کامیابی تو کام سے ہو گی نہ کہ حسنِ کلام سے ہو گی
ذکر کے التزام سے ہو گی فکر کے اہتمام سے ہو گی

اور۔۔۔

Marfat.com

برسائیں گے جب خونِ دل اور خونِ جگر ہم
دیکھیں گے تب ہی نخلِ محبت میں ثمر ہم

پس طالب کو ذکر و فکر کا التزام و اہتمام کرنا چاہیئے اور خود کو شیخِ کامل کے سپرد کرنا چاہیئے۔

سچا پیر

اور جاننا چاہیئے کہ سچا پیر طالب کے لب و لہجہ اور اس کی گفتگو، اس کی چال ڈھال، اس کے انداز نشست میں تکبر کی لہروں کا پتہ لگاتا ہے۔ طالب کو ہر قدم پر روک ٹوک کرتا ہے۔ اس کی تمام حرکات و سکنات میں اس کی نفسانی چالوں کی نگرانی کرتا رہتا ہے اور جہاں سے نفس کی رگ ابھری ہوئی دیکھتا ہے وہیں ڈانٹ ڈپٹ سے اس رگ کو کچل دیتا ہے۔ اسی کا نام پائمالی ہے۔

قال را بگذار مردِ حال شو
پیشِ مردِ کاملِ پامال شو

پس حال تو شیخِ کامل کے سامنے خود کو پامال کرنے سے ہی حاصل ہوگا۔ کہ حال جب بھی عطا ہوتا ہے۔ صاحبِ حال ہی سے

Marfat.com

عطا ہوتا ہے۔ قیل و قال سے کبھی حال عطا نہیں ہوتا۔

صحبتِ شیخ کی ضرورت

بیعت کی اصل بڑی ضرورت یہی رفاقت یا پیر کی صحبت و تعلق ہے تاکہ راستہ کے خطرات یا اس کی ٹھوکروں سے حفاظت ہو۔

"علم چاہے ہر بار نہ ہو۔ بلکہ علم بھی بلا صحبت کے بیکار رہے۔" "صاحب صحبت بلا علم" کی اصلاح "صاحب علم بلا صحبت" سے زیادہ ہوتی ہے۔ صحابہؓ سب کے سب عالم نہ تھے۔ مگر ادنیٰ سے ادنیٰ صحابیؓ کی فضیلت بھی اعلیٰ سے اعلیٰ محدثین و فقہاء اور بڑے سے بڑے اولیاء و اقطاب پر مسلم ہے۔ اس فضیلت کا مدار محض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پر ہے، صرف صحبت سے پایا جو کچھ پایا۔ اور ہمیشہ اہل اللہ نے صحبت ہی کا التزام رکھا۔ اتنی توجہ علم کی طرف نہیں کی جتنی صحبت کی طرف کی۔

بھلا نری کتابوں سے بھی کوئی کامل مکمل ہوا ہے۔ موٹی بات ہے کہ بڑھئی کے پاس بیٹھے بغیر کوئی بڑھئی نہیں بن سکتا۔ حتیٰ کہ بسولہ بھی بطور خود ہاتھ میں لے کر اٹھائے گا تو وہ بھی قاعدہ سے نہ اٹھایا جائے گا۔

Marfat.com

بلا درزی کے پاس بیٹھے سوئی پکڑنے کا انداز بھی نہیں آتا۔ بلا خوشنویس کے پاس بیٹھے اور بلا قلم کی گرفت اور کشش دیکھے ہرگز کوئی خوشنویس نہیں ہو سکتا۔ غرض بدوں کامل کی صحبت کے کوئی کامل نہیں بن سکتا ہے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند — صحبتِ طالح ترا طالح کند

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا — گو نشیند در حضورِ اولیاء

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

صحبتِ نیکاں اگر یک ساعت است — بہتر از صد سالہ زہد و طاعت است

"اگر اعتبار کے قابل کوئی چیز ہے تو وہ اعمال ہیں۔ اور اعمال بلا توفیق حق کے مشکل اور حق تعالیٰ کی توفیق عادۃً صحبتِ کامل پر موقوف ہے۔"

"صحبتِ شیخ میں طالب غیر شعوری طور پر اپنے اندر اخلاق کو لے لیتا ہے۔"

صحبتِ شیخ میں یہ خاصیت ہے کہ:۔

(۱) شیخ کے اندر جو چیز ہے وہ شدہ شدہ آپ کے اندر بھی آئے گی۔

(۲) اگر اصلاح کامل نہ بھی ہو تو کم از کم اپنے عیوب پر ہی نظر ہونے لگتی ہے۔ یہ بھی کافی اور مفتاحِ طریق ہے۔

(۳) اخلاق و عادات میں اس کا اتباع کرے گا۔ اذکار و عبادات

میں نشاط اور ہمت کر قوت ہو گی۔

(۴) جو حالِ غریب (یعنی عجیب) پیش آوے گا۔ اس باب میں اس سے تشفی ہو جاوے گی۔

(۵) جو افادات زبانی سننے میں آتے ہیں وہ تحقیقات و مسائل کا خلاصہ ہوتے ہیں جس سے اپنی حالت بھی وضوح کے ساتھ منکشف ہوتی ہے۔

(۶) اِن اہلِ صحبت میں جو بابرکت ہوتے ہیں وہاں ایک نفع صحبت کی برکت اور ان کے طرزِ عمل سے سبق لینا ہوتا ہے۔

(۷) عمل کا شوق بڑھتا ہے۔

(۸) اپنی استعداد معلوم ہو جاتی ہے۔

(۹) اہلِ محبت کی صحبت سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۰) مشائخ اعمالِ صالحہ کی وجہ سے بابرکت ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی تعلیم میں بھی برکت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے جلد شفاء ہو جاتی ہے۔ خود کتابیں دیکھ کر علاج کرنا کافی نہیں۔

(۱۱) اہل اللہ کی صحبت کے موثر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بار بار اچھی باتیں جب کان میں پڑیں گی تو کہاں تک اثر نہ ہو گا۔ ایک

Marfat.com

وقت چوکو گے، دو وقت چوکو گے۔ تیسری دفعہ تو اصلاح ہو ہی جائے گی۔ اور ایک سبب باطنی بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب تم ان کے پاس رہو گے اور تعلق بڑھاؤ گے تو اس سے دو طرح اصلاح ہو گی۔ ایک تو یہ کہ وہ دعا کریں گے اور ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ تو حق تعالیٰ تم پر فضل فرمائیں گے۔ اور اکثر یہ ہے کہ اُن کی دعا باذنِ حق ہوتی ہے تو اُن کے منہ سے دعا نکلنا اس بات کی علامت سمجھنا چاہیئے کہ حق تعالےٰ کے فضل ہونے کا وقت آگیا۔

دوسری وجہ بڑی خفی ہے وہ یہ کہ تمہارے اعمال میں ان کی محبت سے برکت ہوگی اور جلد جلد ترقی ہوگی اور جلد اصلاح ہو جائے گی۔

(۱۲) ان حضرات کے دل خدا کے نور سے روشن ہیں۔ ان کے پاس رہنے سے نور آتا ہے اور جب نور آتا ہے تو ظلمت بھاگ جاتی ہے۔ پس اس نور سے ہر چیز کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اور شبہ جاتا رہتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اگر طبیعت میں سلامتی ہو تو بدوں پاس رہے ان حضرات کا دیکھ لینا ہی کافی ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس درجہ کی سلامتی نہ ہو تو البتہ پھر چند دنوں کی صحبت کی بھی ضرورت ہے۔

Marfat.com

(نوٹ) صحبت پرہیز کے ساتھ اختیار کی جائے۔ ان کی طرف سے دل میں بداعتقادی اور انکار رکھ کر دہاں نہ رہیں۔ اگر پیدا اعتقاد نہ ہو تو کم از کم دل میں اتنی گنجائش تو ضرور ہو کہ شاید اُن کی بات صحیح ہو۔

(شریعت وطریقت)

پیر کا اپنے مرید کو عاق کرنا

سوال:۔ کوئی شیخ اپنے مرید کو عاق کرے اور مرید کا اعتقاد سالم رہے تو اس صورت میں بیعت قائم رہتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شیخ بیعت واپس نہ کرے لیکن مرید کا اعتقاد جاتا رہے تو بیعت ٹوٹ جاتی ہے۔

اور اگر شیخ ناراض ہو جائے لیکن مرید کا اعتقاد باقی و قائم ہے تو بیعت باقی رہتی ہے ویسے بھی مدار بیعت کا ارادت پر ہے اور یہ صفت مرید کی ہے نہ کہ شیخ کی پس اُس کے باقی رہنے اور جاتے رہنے کا مدار ارادت کے ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔

لیکن اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ شیخ کی رضی یا نا مرضی اس بارے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اگر مرید شریعت کے

Marfat.com

مطابق عمل کرے اور شیخ سے محبت اور اس کے طریقہ پر دل سے کاربند رہے تو شیخ کی ناراضگی مضر نہیں ورنہ حصولِ مقصد کے لئے شیخ کی مرضی کو بہت دخل ہے۔ (عمدۃ السلوک)

آگاھی:۔ کتے کی وفاداری پر غور کرو۔

کچھ بھلے یا رذیلے مالک کا در نہیں چھوڑتا حتیٰ کہ اگر مالک مارے اور ہنکائے بھی تو دم ہلا کر اور سر قدموں میں ڈال کر اپنی محبت و وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ مالک کو اس پر ترس آجاتا ہے۔

یاد رکھو:۔ پیر کا طرزِ عمل اور ہر کام مصلحت و حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ اور تمہارے ہی نفع کے لئے لیکن شیطان تمہیں شیخ سے بدگمان کر دیتا اور اس کی محبت کو عداوت میں بدل کر صرف اس کے فیضِ کریمانہ سے محروم ہی نہیں کرتا۔

بلکہ تمہیں قہر و غضبِ الٰہی کا شکار بنا دیتا ہے۔ اور تمہیں خبر بھی نہیں ہوتی۔ حدیث میں وارد ہے۔ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔ (جو میرے ولی سے عداوت رکھے میں اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں)

اس بات کی سمجھ اگر اس دنیا میں نہیں آتی تو اس وقت ضرور آجائے گی

Marfat.com

جب آخرت میں عذاب دیے جاؤ گے اور پھر سوائے پچھتانے کے
کوئی چارہ نہ ہوگا۔

اور اگر طالبِ صادق ہو اور غلط فہمی میں مبتلا ہو تو سنو!

حکایت:۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ایسا مرید تھا
جو بہت سا مال آپ پر نثار کر چکا تھا۔ صرف اُس کے پاس ایک
گھر ہی گھر رہ گیا تھا۔ اُس نے آپ سے پوچھا کہ اب میں اسے
کیا کروں؟ فرمایا اس کو فروخت کر دے۔ اور اس کا روپیہ لے
آ۔ وہ مرید گیا اور مکان بیچ کر روپیہ لے آیا۔ آپ نے اُسے
حکم دیا کہ اس روپیہ کو دجلہ میں ڈال دے۔ اُس نے ایسا ہی کیا
اور پھر آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ آپ نے اُسے للکارا اور
جھڑکا اور کہا کہ تو میرے عقب میں کیوں آتا ہے؟ وہ مرید منتیں
سماجتیں کرنے لگا۔ آپ اُسے ہر چند نکالتے تھے لیکن وہ ساتھ
ہی رہتا تھا۔ آخر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔

خلاصہ: طالب صادق تو رجوع کر لیتا ہے۔ بوالہوس بھاگ جاتا ہے
اور متکبر انکار و اختلاف و عداوت کے باعث ہلاک ہو جاتا ہے

Marfat.com

آفاتِ طریقت

حضرتِ سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ

طریقت کی آفات و بلیات سات ہیں۔

(۱) اعراض (۲) حجاب (۳) تفاصل (۴) سلبِ مزید (۵) سلبِ قدیم (۶) تسلی (۷) عداوت۔

مرید سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جو محبوب یعنی پیر و مرشد کو پسند نہ آئے اور وہ مکروہ ہو تو شیخ مرید سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اس کو اعراض کہتے ہیں۔ اگر مرید اس فعل سے باز آجائے اور توبہ کرے اور معذرت پیش کرے تو وہ اعراض اقبال سے بدل کر محبت کا رشتہ از سرِ نو قائم ہو جاتا ہے۔ اور اگر مرید اسی طرح اپنے فعل پہ اصرار کرتا ہے تو حجاب پیش آجاتا ہے (ایک پردہ درمیان میں آجاتا ہے) اور مرید شیخ سے محجوب ہو جاتا ہے۔ اور اگر مرید اس فعل سے شرمندہ نہ ہوا اور عذر خواہی نہ کی تو مرید کی شیخ سے جدائی کی نوبت پہنچ جاتی ہے یعنی تفاصل کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر مرید اس پہ بھی ہوش میں نہ آیا متنبہ نہ ہوا تو

Marfat.com

سلبِ مزید میں آجاتا ہے۔ یعنی نوافل و اذکار و وظائف کی ادائیگی میں فتور پڑ جاتا ہے۔ اگر اس سے بھی باز نہ رہے تو سلبِ قدیم ظاہر ہو جاتا ہے۔ یعنی فرائض و واجبات میں اس پر کاہلی و سستی وارد ہو جاتی ہے۔ اور کمال بے ذوقی و خشکی طاری ہو جاتی ہے۔ اگر اس پر بھی مرید توجہ نہ کرے تو تسلّی واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی فرائض و واجبات اس سے فوت ہو جانے پر اس کو کوئی غم یا ندامت نہیں ہوا کرتی بلکہ اس کا دل شیخ کی جدائی پر آرام و قرار لے لیتا ہے۔ اگر اسی طرح غفلت و سستی میں پڑا رہے تو عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور دوستی دشمنی سے مبدل ہو جاتی ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں ان آفات سے۔

نصیحت :۔ مرید کے لئے لازم ہے کہ اپنے حالات سے پیر کو آگاہ کرتا رہے اور اپنی کسی حالت و کیفیت کو اس سے نہ چھپائے۔ نہ ہی احوال و واردات، کشف و کرامات پر فریفتہ ہو ہمیشہ رضائے الٰہی و توجہات شیخ کا طالب بنا رہے۔ اس سے کسی قسم کی بے رخی یا لاپرواہی نہ برتے۔ نفس و شیطان کے مکر و فریب سے ہوشیار رہے کہ "شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے" الآیہ وہ ہر طرح اس راہ پر چلنے

Marfat.com

والوں پر حملہ آور ہوتا اور شیخ سے بدگمان کرنے اور اس کی صحبت سے محروم کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ معمولی سی غفلت سے بڑے نقصان کا اندیشہ ہے۔

حقوقِ پیر

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

حقوقِ پیر کے تمام اہل حقوق سے بالاتر ہیں۔ بلکہ نسبت نہیں رکھتے ہیں حقوقِ پیر کے دوسروں کے حقوق کے ساتھ بعد انعامات حق سبحانہ و احسانات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے، بلکہ پیر حقیقی ہمہ رسول ہے پیدائشِ ظاہری اگرچہ والدین سے ہے مگر پیدائش باطنی متعلق ساتھ پیر کے ہے۔ پیدائش ظاہری کو زندگی چند روزہ ہے اور پیدائش باطنی کو زندگی ہمیشہ کی ہے۔ ناپاکی باطنی مرید کو پیر بباطنہ قلب و روح اپنے کے صاف کرتا ہے۔ اور پاک کرتا ہے۔ پیر ہی ہے جس کے ذریعہ اور وسیلہ سے مرید خدائے تعالیٰ تک پہنچتے ہیں۔ جو کہ تمام سعادتِ دنیوی و اخروی سے بہتر ہے۔ پیر ہی کے ذریعہ سے نفسِ امارہ جو کہ بالذات خبیث ہے، پاک و صاف ہوتا ہے اور امارگی کی طرف سے اطمینان ہوتا ہے اور جبلّی کفر سے

Marfat.com

اسلام حقیقی پر آتا ہے ع گر بگویم شرح آں بیحد بود"۔

پیر کی رضا میں خُدا کی رضا ہے

حضرتِ مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

"پس اپنی سعادت کو پیر کے قبول کر لینے میں جاننا چاہیئے اور اپنی بدبختی کو پیر کے رد کر دینے ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالکؑ) خدا کی رضا کو پیر کی رضا کے پردے میں رکھا گیا ہے۔ جب تک مرید اپنے پیر کی مرضی میں گم نہ ہو جائے خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا۔ مرید کی آفت پیر کے آزار میں ہے۔ ہر قصور کا جو صحبتِ شیخ کے بعد ظاہر ہو تدارک ہو سکتا ہے۔ لیکن پیر کے آزار کو کوئی چیز پورا نہیں کر سکتی۔ پیر کا آزار مرید کے لئے بدنصیبی کی جڑ ہے (عیاذاً باللہ من ذالکؑ) اسلامی اعتقادات میں خلل اور شرعی احکام میں کمی اس کا نتیجہ ہیں۔ اگر پیر کے آزار کے بعد بھی احوال و کشف و خوارق اس سے سرزد ہوں تو یہ استدراج ہے کہ اس کا نتیجہ خرابی اور سراسر نقصان ہے۔

حضرت شاہ بھیک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

Marfat.com

بھیکا اوہ نر کور ہیں جو گوڑ کو جانیں اور
ہر پر وہٹیں گور میل دیں گوڑ رُو ٹھیں نہیں ٹھور

(یعنی : اے بھیک اوہ لوگ بہت ہی بدنصیب ہیں . جو پیر کی قدر نہیں کرتے ۔ حالانکہ خدائے تعالیٰ ناراض ہوجائے تو پیر کی دعا سے خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ممکن ہے ۔ لیکن اگر پیر ہی روٹھ جائے تو کوئی خوش کرنے والا نہیں)

عقیدہ مرید در کاملیت پیر

ہر مرید کے خیال میں یہ بات پختہ ہونی چاہیئے کہ میرا شیخ مربی ہے اور زمانے بھر میں میرے لئے اس سے بہتر کوئی ہستی نہیں ہے ۔ اس وقت تک مرید شیخ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا ۔ اگر کوئی مرید اپنے دل میں یہ خیال رکھے کہ فلاں مرد بہت کامل ہے اور کاملیت میں اس کو اپنے شیخ پر ترجیح دے ۔ اس کا دھیان ہر وقت اس مرد کی طرف لگا رہے تو ایسے مرید کو شیخ کامل اپنے باطن سے جانچ لیتا ہے اور اس کو منقطع نظر کر دیتا ہے ۔

Marfat.com

پیر کی بڑی کرامت اتباعِ سُنّت پر استقامت ہے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص دس برس رہا چلتے وقت عرض کیا کہ حضرت میں نے اتنی مدت خدمت میں قیام کیا لیکن کوئی کرامت آپ کی نہیں دیکھی میں نے سنا تھا کہ آپ بہت بڑے کامل ہیں اسی لئے خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ کچھ فیض حاصل کروں مگر اتنی مدت قیام کو گزر گئی کوئی کرامت آپ کی کبھی صادر نہ ہوئی۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ جوش میں آکر فرمایا کہ اچھا یہ بتلا جنید سے تو نے اس عرصہ میں کوئی فعل سنت کے خلاف ہوتے بھی کبھی دیکھا ہے اس نے کہا نہیں یہ بات تو نہیں دیکھی۔ اس پر آپ نے جوش میں آکر فرمایا" ارے بیوا اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہو گی کہ میں نے دس برس تک اپنے خدا کو ایک لمحہ کے لئے بھی ناراض نہیں کیا اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہو گی جو تو جنید کی دیکھنا چاہتا ہے؟

روحانی باغیچہ:- اتباعِ سنت کی پود لگا کر توجہ الی اللہ کا پانی دے۔ دے کر روحانی باغ آباد و شاداب کھ

حضرت خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

بر ہوا پری مگسے باشی بر آب روی خسے باشی

دل بدست آر کہ کسے باشی ———

ترجمہ: اگر بزعم کرامت ہوا پر بھی اڑو گے تو کیا ہے؟ گویا مکھی ہو جاؤ گے کہ وہ بھی تو ہوا میں بلا تکلف اڑتی ہے پانی پر چلو گے تو یوں سمجھو کہ ایک تنکا ہو گئے کیونکہ وہ بھی تو پانی کی سطح پہ تیرتا ہوا جاتا ہے۔ ہاں اپنے دل کو قابو میں کرو تب انسان بنو گے۔

زاہد شدی و شیخ شدی و دانش مند

ایں جملہ شدی ولیکن انسان نشدی

(یعنی تم زاہد، شیخ اور عقلمند اور سب کچھ تو بن گئے لیکن انسان نہ بنے)

Marfat.com

حاسدین و مخالفین شیخ سے اجتناب ضروری ہے

مرید صادق جب کسی محفل میں سُنے کہ وہاں تمام باتیں اُس کے شیخ کے خلاف ہو رہی ہیں اور شرکاءِ مجلس کا رویہ اُس کے شیخ کے خلاف تُرش ہے تو وہاں سے چپکے سے اُٹھ جائے بحث و تکرار میں نہ پڑے اور حاسدین کی باتوں کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ دے بلکہ اپنے دل میں صدیقوں کا سا ایمان رکھے کہ میرا مرشد جو کہتا ہے وہ سچ ہے اور جو وہ کرتا ہے وہ ٹھیک ہے۔ (عمدۃ السلوک)

حکایت: - حضرت اسحاق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آپ کا ایک مرید حاضر ہوا عرض کرنے لگا۔ حضور جب میں آپ کی طرف آ رہا تھا تو چند آدمی جو میرے ساتھ ہی آ رہے تھے حضور کے متعلق بہت ہی ناشائستہ باتیں کرتے رہے جس پر میں نہ رہ سکا۔ میں نے اُن کو کہا کہ تم کاذب ہو۔ ایک ایسے مردِ پاکباز کے متعلق ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جن کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے مجھ سے پوچھا! تو نے کہاں جانا ہے؟ میں نے آبدیدہ ہو کر حضور کا نام لیا۔ وہ سُن کر سخت پریشان ہوئے اور میرے ساتھ بڑی

Marfat.com

اچھی گفتگو کرنے لگے مگر میں نے اُن سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ اور دل میں خیال آیا کہ اُن کے حق میں بددُعا کروں۔ مگر حضور کی نصیحت فوری طور پر مجھے یاد آگئی اور حضور کا چہرہ مبارک میرے سامنے آگیا اور میں اس سے بچا رہا۔ یہاں تک کہ حضور کے ہاں حاضر ہوگیا۔

حضرت اسحاق بلخیؒ نے مرید کو جواباً ارشاد فرمایا کہ بیٹا تو نے درویشی کا پہلا سبق اچھی طرح یاد کرلیا ہے۔ وہ میرے اور تیرے خیرخواہ ہیں۔ قیامت کے دن اُن کو جب یہ معلوم ہوگا کہ انہیں کس چیز کا عذاب ہو رہا ہے تو اس وقت سوائے پچھتانے کے کچھ نہ کر سکیں گے۔

(ذخیرالمجالس)

دوستی با دوستانت می کنم

تو دشمنی با دشمنانت می کنم

(حضرت غلام ربانی مدظلہٗ)

"باادب بامراد — بے ادب بے مرید"

رابطۂ شیخ

نسبتِ باطنی کے حصول کے ذریعہ کو رابطہ کہتے ہیں۔ اور خدا کے قرب کے واسطے بہت اچھا ذریعہ رابطۂ شیخ ہے۔ رابطہ کے معنی محاورہ میں ربطہ ضبط اور تعلقِ خاص کے ہیں۔ چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زیادہ ربط و تعلق اور محبت رکھتے تھے اس واسطے آپ تمام صحابہؓ سے سبقت لے گئے۔ اور آپ کی شان میں مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا صَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

(ترجمہ) نہیں ڈالا اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ میں کچھ مگر میں نے اس کو ابوبکر کے سینہ میں ڈال دیا)

ارشاد ہوا ایسی رابطۂ شیخ بے شک نہایت عمدہ شئے ہے، طالب اپنے شیخ سے بوجہ اتصالِ روحانی وہ یہ تو کمالِ باطنی سے ایسا کمال حاصل کرتا ہے۔ جیسے مہر کی نقل کاغذ پر جلوہ گر ہوتی ہے۔

مرید کے لئے لازم ہے کہ اپنے پیر و مرشد سے رابطہ و مناسبت

Marfat.com

پیدا کرے جس کا انحصار اعتماد، اعتقاد، انقیاد، شریعت کی پیروی استقامت کے ساتھ اور شیخِ طریقت کی محبت اور اخلاص میں استقامت پر ہے۔

عروجِ حال

مرید کو چاہیئے کہ بالخصوص دورانِ توجہ خصوصی اپنی روح کو شیخ کے سپرد اسی طرح کر دے جس طرح مردہ بدست زندہ ہوتا ہے۔ تاکہ وہ مرید کے حال یا روح کو اپنے احاطۂ روح میں لے کر ضمنیت صغریٰ کے تحت عروج کروا سکے۔

یاد رکھو! شیخ تمہیں حوادثاتِ فلکی و ارضی، خواہشاتِ نفسانی سے جو تمہیں اسفل السافلین کی طرف لے جانے والی ہیں۔ خلاصی دلا کر اُس نورِ قدیم میں جہاں سے تم آئے تھے وہیں لے جانے والا ہے۔ رابطۂ مرشد خصوصی توجہ اور عروجِ حال کو اس حکایت سے سمجھو!

حکایت کیڑا

بعض بزرگوں نے ایک کیڑے کی حکایت نقل کی ہے کہ اس کے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں خانہ کعبہ میں پہنچوں مگر خانہ کعبہ وہاں سے بہت دور تھا۔ وہ کیڑا اپنے دل میں خیال کرتا تھا کہ نہ میرے پر اور نہ ہی زور و زر ہے میں کس طرح ایسی معظم جگہ میں جو مورد و مہبطِ تجلیات

Marfat.com

مسجد و البہ کی ہے پہنچ سکوں گا۔ اسی خیال میں تھا کہ اچانک ایک جگہ جہاں گندم یا کوئی اور غلہ گرا ہوا تھا۔ کبوتروں کا ایک غول آ کر دانے چگنے میں مشغول ہو گیا جب چگنے سے فارغ ہوئے تو ایک کبوتر نے کہا کہ اب جو کچھ چگنا ہے جلدی چگ لو کہاں خانہ کعبہ جہاں ہم نے جا کر اپنے بچوں کی خبر گیری کرنی ہے۔ اور وقت بہت تھوڑا ہے۔ اگر بہت ہی تیز اڑیں گے تو پہنچیں گے۔ اس قدر دور دراز راستہ طے ہونا مشکل ہے۔ کیڑا ابھی وہیں دانے چگ رہا تھا۔ اسے حرص پیدا ہو گئی کہ اگر ان کا ساتھ میسر ہو تو میرا مطلب حاصل ہو جائے۔ پر ان کے سہے اور پنجہ میرا رہا۔ چنانچہ وہ جلدی جا کر اس کبوتر کے پاؤں میں چمٹ گیا اور کبوتر اڑ گئے۔ کیڑا خیال کرتا جاتا تھا کہ اگرچہ میرے پر نہ تھے لیکن اگر میں نے پنجہ سخت مضبوط کر کے مار لیا تو اس کبوتر کے تو پر ہیں مجھ کو پہنچا ہی دے گا۔ چنانچہ کبوتر خانہ کعبہ میں جا پہنچے اور ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ طواف و زیارت خانہ کعبہ کا کر لو۔ کیڑا سمجھ گیا کہ میری مراد اللہ تعالیٰ نے پوری کی الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ اس نے فوراً پنجہ چھوڑ دیا۔ اچانک کیا دیکھتا ہے کہ خانہ کعبہ سامنے ہے اور تجلیات کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ اپنے مطلب کو پہنچ گیا اور شکر ادا کیا۔

Marfat.com

سبق

جس طرح اس کیڑے نے کبوتر کے پنجے مضبوط پکڑ لیے اور خانہ کعبہ میں پہنچ کر مقصود حاصل کر لیا۔ اگر وہ اس کے پنجے چھوڑ دیتا تو ظاہر ہے کہ یقیناً مقصود حاصل کرنے سے محروم رہتا اور نہ صرف محروم ہی رہتا بلکہ نیچے گر کر نیست و نابود ہو جاتا۔ اسی طرح اگر طالب مولا شہباز منازل طے ہوئے (شیخ) کے دامن میں سختی سے چنگل مارے تو جہاں وہ پہنچے گا وہیں اپنے ساتھ اس کو بھی لے جائیگا اور اگر چنگل سست مارا یا چھوڑ دیا تو نیچے گر کر قعرِ دوزخ میں جا پہنچے گا۔ کسی بزرگ نے اس مضمون کو فارسی میں کیا ہی اچھا بیان فرمایا ہے ؎

مور مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسد

ترجمہ :۔ ایک مسکین چیونٹی کو خواہش تھی کہ کعبہ میں پہنچے۔ اس نے کبوتر کے پاؤں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اچانک پہنچ گئی۔

مولانا رومؒ نے اس بارے میں خوب تشریح فرمائی ہے ؎

چوں تو کردی ذات مرشد را قبول

Marfat.com

ہم خدا آمد ز ذاتش ہم رسول —

نفس نتواں کشت اِلّا ذاتِ پیر

دامنِ آں نفس کُش را سخت گیر

ترجمہ: جب تو نے مرشد کی ذات کو قبول کر لیا تو اس کی ذات سے خدا بھی مل گیا اور رسول بھی۔ نفس نہیں مار سکتا۔ مگر پیر کی ذات۔ تو اس نفس کے مارنے والے کا دامن مضبوط پکڑ۔

مجاہدہ وریاضت و تعمیلِ حکم پیر کے بیان میں

خواجہ نظام الدین احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرو مرشد سے ایک مرتبہ استدعا کی کہ حضور میں چاہتا ہوں کہ ہر جائی نہ بنوں۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ایسا ہی ہوگا۔ مگر مجاہدہ شرط ہے۔ پس آپ نے بہ تقلیدِ شیخ صوامِ دوام اختیار کیا۔ پس تم بھی مجاہدہ اور ریاضت کو آخر وقت تک لازم کر لو۔ سب سے کہہ دو کہ جو مرید کہ فاصلہ کے لحاظ سے پیر سے دور ہے مگر اس کے فرمان پر قائم اور جو اسے حکم دیا گیا ہے اس پر عامل ہے اور رضائے پیر کا خواہاں اور ہر وقت یادِ الٰہی کی طرف متوجہ ہے وہ

کے فرمان پر نہیں چلتا تو عیاذاً باللہ گو اس کا مکان بہت قریب ہو مگر وہ اتنا دور ہے جتنا مشرق سے مغرب"

"حقیقی محبت کرنے والا مرید اپنے شیخ سے دور نہیں ہوتا اپنی محبت کے معیار کے مطابق دور دور ہی سے اپنے شیخ سے فیض حاصل کرتا رہتا ہے:

ہمارے آنکھ کے بھی قریب ہی رہیں
کاش پھول سا نہیں دماغ مل سکے

دردِ عشق بھی مزے کی چیز ہے
گر غمِ حیات سے فراغ مل سکے

محبت ہی کی بدولت محبؔ اپنے محبوب کے قریب ہو جاتا ہے
اور محبوب کو اپنی محبت کے بقدر ہی اپنے قریب پاتا ہے
اثر سچی محبت کا خالی نہیں جاتا کبھی
یہاں بے چین ہم ہونگے وہاں جی پر بنی ہوگی۔

نوٹ: جس مرید کی محبت سچی ہوتی ہے۔ پیچھے اس پہ مہربان ہو جاتے ہیں اور وہ سچوں کا سچ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

متابعتِ پیر ضروری ہے

"اثر پیر کا مرید پر اُس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ موافق فرمانِ پیر کے رہے اور متابعت ظاہر و باطن میں پیر کی کرے۔ اگر متابعت پیر پوری نہ کرے گا تو پیری مریدی کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ تو جب متابعت نہ کر سکے تو مرید کیوں بنے ہو کہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔"

حکایت: شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مرید نے آکر عرض کیا کہ جناب پیر کا مرید پر کیا حق ہے اور مرید کا پیر پر کیا حق ہے؟ شیخ الشیوخ یہ سن کر خاموش ہو رہے۔ پھر چند روز بعد اُس نے یہی عرض کیا تو شیخ نے فرمایا کاغذ دوات و قلم لا۔ وہ لے آیا شیخ نے شاہِ روم کو خط لکھ کر مع ایک مُصَلّا بطور ہدیہ اُس مرید کو دیا اور کہا کہ یہ بادشاہ کے پاس لے جا وہ لے کر فی الفور روانہ ہوا۔ وہ بخیال تاخیرِ ادائے حکم میں جو تی پہننے نہ گیا کہ وہاں رسم ہے کہ خانقاہ میں برہنہ پا آتے ہیں اور فقراء و مسافر جو تے علیحدہ ایک طرف دروازہ کے اتارتے ہیں — برہنہ پا چل دیا اور زن و فرزند کو بھی رخصت کرنے گھر تک نہ گیا۔ چند روز

Marfat.com

میں روم پہنچا۔ محلات شاہی کے پاس جا کر شیخ الشیوخ کے خط کی اطلاع دی۔ بادشاہ نے سن کر فی الفور اُسے اندر بلایا اور خط و مصلّٰی لے کر چوما سر پر رکھا۔ پھر کھول کر پڑھا اور مرید کو تین دن اپنے یہاں علیحدہ مکان میں اُتارا۔ طرح طرح کے کھانے کھلائے۔ ہر وقت مزاج پرسی کرتا تھا اور ایک عمدہ اور بے چوبہ خیمہ خورد و خوبصورت مع ایک کنیزک ترکیہ کے خدمتِ شیخ کو اس مرید کے ہمراہ بھیجی اور خرچ وافر اس کو دلوایا۔ جب یہ لوٹا تو مرید جوان خوبصورت تھا اور کنیزک بھی نوعمر حسین کہ شاہِ روم نے شیخ کے واسطے بھیجی تو جاننا چاہیے کہ کیسی کچھ ہو گی، نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی۔ راہ میں ہر بار وہ لونڈی تیز نظر سے براہِ محبت اس کی طرف دیکھتی یہاں تک کہ ایک منزل میں جب اس نے چند بار نظر گرم محبت سے مرید کو دیکھا تو اس نے اس کی طرف ہم آغوشی کو ہاتھ بڑھایا۔ ہنوز اس کے بدن تک ہاتھ نہ پہنچا تھا کہ صورت شیخ الشیوخ کی انگشت حیرت منہ میں دلیے ہوئے مرید کے سامنے آئی۔ مرید نے یہ دیکھ کر جو ہاتھ بڑھایا تھا، سمیٹ لیا اور شرمندگی سے بے خود ہو گیا اور شہوت بالکل جاتی رہی۔ جب شیخ الشیوخ کی خدمت میں آ کر حاضر

Marfat.com

ہوا تو شیخ نے پہلے یہ فرمایا کہ حق پیر کا مرید پر تو وہ تھا جو تو نے جاتے وقت بجا لایا کہ جوتی پہنی نہ زن و فرزند کو رخصت کرنے گیا کہ اس قدر فرمانِ شیخ میں تاخیر نہ ہو جاتے برہنہ پا بے ملے چل دیا سو یہی حق پیر کا مرید پر تھا۔ اور حق مرید کا پیر پر وہ تھا جو تو نے راہ میں دیکھا۔ مرید یہ سن کر شرمندہ و سرنگوں ہو گیا۔

تین حق مرشد کے ہیں رکھ اِن کو یاد

اعتماد و اعتقاد و انقیاد

بمئے سجادہ رنگیں کن گرت پیرِ مغاں گوید

کہ سالک بے خبر نہ بود ز راہ و رسمِ منزلہا

Marfat.com

آدابِ شیخ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"طالب کو چاہیئے کہ روئے دل تمام باتوں سے پاک کرکے پیر کی طرف متوجہ رہے اور شیخ کی موجودگی میں بے حکم اُس کے نوافل اور ذکر میں مشغول نہ ہو اور اُس کے حضور میں کسی اور کی طرف مخاطب نہ ہو اور ہمہ تن پیر کی طرف متوجہ رہے ۔ مگر جو حکم دے اس کی تعمیل کرے اور سوائے نماز فرض واجب سنت اُس کے سامنے نہ پڑھے اور ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ سایہ مرید کا پیر کے جسم پر اُس کے کپڑے پر پڑے اور اُس کے مصلے پر پیر نہ رکھے ۔ اور پیر کے وضو کی جگہ طہارت نہ کرے اور اُس کے خاص برتن استعمال کو اپنے کام میں نہ لائے ۔ اس کے سامنے کھانا نہ کھائے نہ پانی پیئے اور نہ کسی سے بات کرے ۔ اُس کی غیر موجودگی میں اُس کی خاص جگہ پر پیر نہ پھیلائے اور تھوک اُس کی طرف کو نہ ڈالے اور اس کے کاموں پر اعتراض نہ کرے کہ سوائے افسوس اور بد نصیبی کے کچھ حاصل نہیں اور پیر کے تمام اعمال لباس کھانے پینے عبادت کرنے ۔ نماز پڑھنے میں پیروی کرے

Marfat.com

کشف و کرامات اُس سے نہ چاہے، کیونکہ معجزات طلب کرنے والے انبیاء علیہم السلام سے کفار رہتے۔ اگر کوئی شبہ ہو تو بے توقف اس کو عرض کرے۔ اگر شبہ حل نہ ہو تو اس کو اپنی بے سمجھی پر محمول کرے اور جو واقعات مرید کو پیش آئیں اُس کو پیر سے نہ چھپائے، کیونکہ مرید حق و باطل میں پوری تمیز نہیں رکھتا۔ اور آواز اپنی پیر کی آواز پر بلند نہ کرے اور بات پکار کر نہ کرے کہ بے ادبی ہے۔ اور مرید کو جو فیض و فتوح ہو اس کو بواسطہ پیر جاننے۔ اگر کسی دیگر بزرگ کی شکل میں فیض یا فائدہ پہنچے تو وہ فیضِ خاص پیر ہی کا ہے کہ لطائف پیر کے مناسب استعداد طالب کے ظاہر ہوتے ہیں۔ دوسرے بزرگ کا سمجھنا نہایت غلطی ہے۔ سچ ہے کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچتا۔

مسئلہ: مرید کو اپنے پیر کے کسی کام پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے اگر وہ ایسا کرے گا تو پیر کی برکتیں اور فیض اُس پر بند ہو جائیں گے اس کی دلیل حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضر علی نبینا و علیہما السلام کا واقعہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے فیض حاصل کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہی کہا اور اسی کا اقرار لیا کہ جو کچھ میں کروں اس پر ہرگز اعتراض نہ کرنا۔ جیسا کہ انہوں نے

Marfat.com

کما قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝ وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا اِلٰی قولہٖ حَتّٰی اُحْدِثَ لَکَ مِنْہُ ذِکْرًا۔

(آیت ۶۷ تا ۷۰ پ ۱۵) (یعنی حضرت خضرؑ نے فرمایا "اے موسٰی تم صبر نہیں کر سکو گے اور اس چیز پر کیسے صبر کر سکتے ہو جس کو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسٰیؑ نے جواب دیا کہ آپ انشاء اللہ مجھ کو صابر ہی پائیں گے اس کے بعد حضرت خضرؑ نے فرمایا جو کچھ میں کروں اس پر بالکل اعتراض نہ کرنا۔ جب تک کہ میں خود اس کی اصلیت سے آپ کو واقف نہ کردوں پس حضرت موسٰیؑ نے حضرت خضرؑ پر اعتراض کیا تو حضرت خضرؑ ان سے جدا ہو گئے اور کہا کہ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِکَ (یعنی یہ میری تمہاری علیحدگی ہے) حضرت موسٰی علیہ السلام نے حضرت خضرؑ پر ظاہر شریعت کے اعتبار سے اعتراض کیا تھا اور ان کو حضرت خضرؑ کی حکمت معلوم نہ تھی۔ لیکن ان کے اعتراض ہی کرنے پر حضرت خضرؑ نے حضرت موسٰیؑ سے صاف صاف کہہ دیا کہ اب مجھ میں اور تم میں جدائی ہے۔

(فائدہ) یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ اگر پیر سے اس کی زندگی میں کوئی بات خلافِ شرع واقع ہو جائے (اور وہ پرہیزگاری اور

استقامت والا ہو) تب بھی اس پر اعتراض نہ کرے بلکہ تاویل کرے اور اگر ممکن ہو تو کسی مجبوری پر محمول کرے یا سُکر (بے خودی) کی حالت پر یا مجاز پر، یا اپنے واقف نہ ہونے پر محمول کرے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ جس کی عادت اور طریقہ ہی فسق و فجور ہو تو بیشک ایسا شخص ہرگز ولی نہیں اور نہ ایسے شخص کے کاموں اور باتوں کی کوئی وجہ نکالنی اور تاویل کرنی ضروری ہے۔

(عمدۃ السلوک)

محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:۔

راہِ سلوک میں مرید کو کسی ملامت گر کے بُرا بھلا کہنے کی وجہ سے اپنے مقصد سے لوٹنا نہ چاہیئے۔ کیونکہ اہلِ صدق کا قدم پیچھے کو نہیں پڑتا۔ مرید کے لیے مناسب ہے کہ گزشتہ گناہوں کی مغفرت، آئندہ گناہوں سے حفاظت۔ اللہ کی پسند کے موافق طاعت اور اللہ تک پہنچنے والی عبادت کی توفیق کے سوا کسی اور مقصود کے پورا ہونے کا انتظار نہ رکھے۔ تمام حرکات و سکنات میں اللہ سے راضی رہے۔۔۔ جب تک مرید کا دل تمام خواہشات اور اغراض سے خالی اور مذکورہ بالا مقصد کے علاوہ دوسرے مقاصد سے پاک صاف نہ ہو جائے گا۔

Marfat.com

اس کو مرید کہلانے کا استحقاق نہیں ہوگا۔

مرید پر لازم ہے کہ اس کا شیخ اُس کی ادب آموزی کے لیے جو کچھ حکم دے اس کی پابندی کرے۔ اگر حکم شیخ کے مطابق ادائیگی میں کوتاہی ہو جائے تو شیخ کو مطلع کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی رائے سے کچھ غور کرے اور توفیق عمل اور کامیابی کے لیے دعا کرے۔ شیخ کی مخالفت سے بالکل محتاط رہے۔ کیونکہ مشائخ کی مخالفت زہر قاتل ہے اس کا ضرر ہمہ گیر ہے اس لئے مخالفتِ شیخ کسی طرح نہ کرے نہ صراحتہً نہ کسی تاویل کے ساتھ اور کوشش رکھے کہ شیخ سے اپنا کوئی حال اور کوئی راز چھپا کر نہ رکھے۔

(غنیۃ الطالبین)

نوٹ: طریقہ نقشبندیہ کا مدار دو اصول پر ہے۔ ایک شریعت کی پیروی استقامت کے ساتھ۔ دوسرے شیخ طریقت کی محبت اور اخلاص میں استقامت۔

(حضرت غلام ربانی مدظلہ)

Marfat.com

آدابِ شیخ

حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحہ فرماتے ہیں :-

مرید پر واجب ہے کہ ظاہر (یعنی ظاہری عمل) میں پیر کی مخالفت نہ کرے اور دل میں اس پر اعتراض نہ کرے۔ ظاہر میں نافرمانی کرنے والا بے ادب ہے اور باطن میں اس پر اعتراض کرنے والا خود اپنی ہلاکت کا خواستگار ہے۔ شیخ ناراض یا ترش رُو ہو جائے۔ یا کسی قسم کی اس کی طرف سے بے رُخی ظاہر ہو تو مرید اس سے کٹ کر نہ بیٹھ رہے بلکہ اپنی اندرونی حالت کی تلاش کرے۔ کہیں شیخ کے حق میں اس سے بے ادبی ہو گئی ہو یا حق اللہ کی ادائیگی میں کوئی تقصیر ہو گیا ہو۔ اگر مؤخر الذکر صورت ہو تو پہلے اللہ سے توبہ استغفار اور دوبارہ وہ حرکت نہ کرنے کا عہد کرے۔ پھر شیخ سے معذرت خواہ ہو۔ اظہار عجز اور خوشامد کرے۔ اور آئندہ حکم شیخ کی مخالفت نہ کرنے کا عہد کر کے اس کی نظر میں محبوب بننے کی کوشش کرے۔ اور ہمیشہ امر شیخ کی موافقت کرتا رہے۔ شیخ کو خدا تک پہنچنے کا وسیلہ اور راستہ

Marfat.com

اور سبب سمجھے جس کی وجہ سے اس کی پہنچ بارگاہ الٰہی تک ہو سکتی ہے۔

ایک اور بزرگ فرماتے ہیں :۔

شیخ کی قومیت، پیشہ، ذات اور ناداری، کم علمی وغیرہ کی وجہ سے اس کی خدمت یا خلوص اور اعتقاد میں فرق نہ آنے دے۔ اس کے کاموں اور باتوں میں شک و شبہ نہ لائے اس کی نصیحتوں کا برا نہ مانے۔ اس کے حضور میں دل کو خطرات سے ہمیشہ پاک و صاف رکھے۔ اس کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھے۔ غرور اور تکبر یا مرشد کی طرف سے کوئی حقارت کا احساس اپنے دل میں نہ آنے دے ورنہ سب کچھ کھو بیٹھے گا اور باقی کچھ بھی نہ رہے گا۔

اگر مرشد پردہ فرما گئے ہوں تو ہمیشہ قرآن شریف درود شریف۔ صدقہ، خیرات وغیرہ کا ثواب اُن کی روح مبارک کو بخشتا رہے۔ تاکہ روحانی تعلق بدستور قائم رہے۔

Marfat.com

آدابِ شیخ میں تحقیر حرام ہے

آدابِ شیخ میں تحقیر حرام ہے جو مانع ترقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اے ایمان والو اپنی آواز کو بلند نہ کرو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر اور نہ ہی اس طرح پکارا کرو، جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو تاکہ تمہارے نیک اعمال ضائع نہ جائیں اور تم کو خبر نہ ہو"

اور جب شیخ نائب پیغمبر ہے پس انہیں آداب کی اس کی جناب میں رعایت رکھیں۔ جس طرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فرض ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سبب ہے خدا کی محبت کا اسی طرح پیر کی محبت فرض ہے کیونکہ وہ از روئے نیابت پیغمبر ملی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ۔

نیز صاحب بیان القرآن فرماتے ہیں:۔

"جس امر میں ادبِ شیخ میں خلل پڑنے کا شبہ بھی ہو اس سے بچنا

Marfat.com

چاہیئے۔"

اور حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں۔

"جب تک شیخ کے حرکات و سکنات مرید کی نظر میں زیبا نہ ہوں اُس وقت تک کمالات شیخ سے اُسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔"

کسی قسم کے اعتراضات کو شیخ کے حرکات و سکنات پر دخل نہ دے۔ اگرچہ اعتراض دانۂ رائی کے برابر ہی کیوں ہو اس لیئے کہ اس پر اعتراض کرنے کا نتیجہ بغیر بدنصیبی کے کچھ نہیں اور سب خلائق سے بدترین بے سعادت وہ شخص ہے جو ان لوگوں کے اعتراض تلاش کرے۔ پروردگارِ عالمین ہم کو اس آفتِ عظیم سے بچائے۔

نوٹ: شیخ کامل کی مخالفت مانع فیض ہی نہیں بلکہ حرام ہے اور شقاوت و بدبختی کی دلیل ہے۔ طریقت کُلّہٗ ادب ہے۔ "با ادب بامراد ہوتا ہے اور بے ادب بے مراد۔"

"اہل اللہ کی صحبت میں ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ اگر کسی کی طرف نظر کر لیتے ہیں تو وہ شخص باسعادت ہو جاتا ہے۔"

Marfat.com

فضائل ذکر اللہ جلّ جلالہٗ

اے عزیز! خوب جان لے کہ جس شخص نے غفلت کا پردہ اپنے دل سے اُٹھا دیا۔ اور دل کے شیشے کو ذکر کی جِلا سے صاف وشفاف کرلیا اُس کا سینہ خدائے تعالیٰ کے بھیدوں کا خزانہ ہوگیا۔ اور اُس کا دل اللہ تعالیٰ کے انوار کا مطلع بن گیا۔ ہر ایک چیز کے صاف کرنے کے لیے ایک صیقل (ریتی) ہوا کرتا ہے اور دل کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دوست کی یاد ہے اگر تو خدا تعالیٰ کی دوستی کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس دولت کو اپنے قبضہ میں لانا چاہتا ہے تو سب تعلقات کو اپنے سر سے پھینک کر اُس کی یاد میں مستغرق ہو جا کیونکہ خدائے تعالیٰ کی دوستی کی یہی شان ہے کہ اس کو یاد کیا جائے۔ اسی لئے کہا گیا ہے "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ" (یعنی جو شخص کسی چیز سے محبت رکھتا ہے۔ تو وہ اس کا بہت ہی ذکر کرتا ہے) خدائے تعالےٰ کی دوستی کی حقیقت اس کی یاد میں لگے رہنا ہے۔

ایک دن حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے مناجات میں کہا "اے خداوند! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ کون تیرا دوست ہے اور کون دشمن؟

حکم ہوا کہ میرا ذکر کرنے والا میرا دوست ہے اور مجھ سے غافل میرا دشمن ہے۔ پس طالب حق کا فرض ہے کہ اپنے دل کو جو حضرت کبریا جل جلالہٗ کے نوروں اور بھیدوں کے ظاہر ہونے کا مقام ہے۔ اللہ پاک کے ذکر کے ساتھ مجلّٰی کرے اور اسے دنیا کی محبت اور اس کی کثافت سے پاک وصاف کرے تاکہ دوستی کے مرتبے پر فائز ہو سکے خدا کے بھیدوں کے مظہر حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کلہاڑے کی طرح ہے جو خطروں کے تمام کانٹوں کو دل کے جنگل سے تراش دیتا ہے۔ اور دل میں غیر کا نام ونشان تک نہیں چھوڑتا جب دل خدائے تعالےٰ کے سواسب سے پاک ہو جائے اور ماسوٰی کی پکڑ سے چھٹکارا پاجائے اور ذکر کرنے والے کا مطلوب ومعشوق غیر نہ رہے تو ظاہر وباطن میں اس کا مطلوب رونق افروز ہوتا ہے پس ایک لمحہ بھی خدا تعالیٰ کی یاد سے ہرگز غافل نہ ہونا چاہیئے اور اپنے رات دن کے تمام وقتوں کو ذکر الٰہی میں لگا دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے راستے کی بنیاد بہت ذکر کرنے ہی پر موقوف ہے اور آخرت کی بھلائی بہت سی یاد پر ہی منحصر ہے۔ قولہ تعالیٰ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آیت ۱ س ۶۲) (یعنی خدا کے

Marfat.com

تعالیٰ کا بہت ہی ذکر کیا کرو تا کہ تمہیں بھلائی نصیب ہو) پس آدمی کے لئے اس سے بہتر اور کچھ نہیں ہے کہ ہمیشہ اس کے دل میں خدائے تعالیٰ کی یاد رہے تاکہ اس کی برکت سے (ذکر کی کثرت سے) غیر اللہ کا خیال ہی جاتا رہے اور اپنے منظر میں حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (حدیث قدسی) (میں اس شخص کا ساتھی ہوں جو مجھے یاد کرے) یہیں سے ہمنشینی ظاہر ہوتی ہے اور اعلیٰ درجے اور بڑے رتبے حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن طبیعت کے جال کے گرفتار کو اس دولت سے کیا خبر اور غفلت کی نیند کے نشہ میں ڈوبے ہوؤں کو اس بیان سے کیا اثر ؎

عندلیب مست داند قدرِ گل
جغد را از گوشۂ ویرانہ پرس

(یعنی پھول کی قدر مست بلبل ہی خوب جانتی ہے۔ ویرانہ جنگل کے کونے کی بابت (اگر کچھ دریافت کرنا ہو) تو اُلّو سے پوچھو)
خدا کی محبت کے فدائی جب دم بھر بھی حق سبحانہٗ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں تو ایسے بے آرام و بے چین ہوتے ہیں جیسے

Marfat.com

خشکی پر مچھلی، بلکہ اس دم کو مُردہ دم اور بھاری گناہ جانتے ہیں کہ

فراقِ دوست اگر اندک است نیست

میانِ دیدہ اگر نیم موست کم نیست،

(یعنی دوست کی جدائی اگرچہ تھوڑی دیر کی ہو وہ تھوڑی نہیں جیسا کہ اگر آنکھ میں آدھا بال بھی ہو تو کم نہیں)

اس کا سبب یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کی یاد ایسی چیز ہے۔ کہ ہر دم ایک تازہ درد اور بے اندازہ شوق بڑھاتی ہے اور ذاکر کے باطن کو صاف و مصطفیٰ کرتی ہے۔ اندرونی سیاہی اور نفس کی سختی کو دور کرتی ہے اور ما سوی اللہ کے خیالات کو دل سے دور کرتی ہے اور اس پاک ذات کو اپنے دل میں حاضر رکھنے کی خبر دیتی ہے اور فنا اور مستی کا مزہ چکھاتی ہے۔ یعنی تجھ کو تجھ سے غائب کر کے خدا کی طرف بلاتی ہے اور تجھ کو تجھ سے چھڑا کر معشوقِ حقیقی کا راستہ دکھاتی ہے اور یہ مطلب سارے سالکوں کا مقصود اور تمام طالبوں کا مطلوب ہے۔ اے عزیز! جو سانس غیروں کے بغیر اور محبت و شوق کی رو سے خدا کی یاد میں آتا ہے وہ دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے بلکہ اس سانس پر دنیا اور اس کی چیزوں کو قربان کر دیا جائے

Marfat.com

زعین مناسب انبیا بالکل درست ہے۔

نقل ہے: کہ ایک دن حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آدمی سے سنا کہ خدائے تعالیٰ نے سلیمانؑ کو اتنی بڑی سلطنت و دولت کا مالک بنا دیا ہے کہ کسی شخص کو نصیب نہ ہوئی ہے اور نہ ہوگی حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا:-

"اے نادان! خدا گواہ ہے کہ ایک خدا کو ماننے والے مومن کا صدق و اخلاص کے ساتھ ایک مرتبہ کلمۂ تسبیح (سبحان اللہ) کہنے کا ثواب سلیمانؑ کی بادشاہت سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ یہ بادشاہت فانی ہے اور اس کی تسبیح کا ثواب باقی۔ اور باقی اگرچہ اندازاً تھوڑا ہو، فانی سے اندازاً بہت ہو بہتر ہے۔ ایک بزرگ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

آں کس کہ ترا شناخت جاں راچہ کند
فرزند و عیال و خانماں راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بدہی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند

(جس شخص نے تجھ کو پہچان لیا وہ اپنی جان و اولاد و بیوی اور گھر کا کیا کرے تو اپنا دیوانہ بنا کر اس کو دونوں جہان عطا فرماتا ہے"

Marfat.com

نیز اولیا از دونوں جہان کا کیا کرے۔

نقل ہے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ایک شخص کی روح قبض کرنے کا حکم ہوا۔ انہوں نے تمام دنیا میں اس کو بہت تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہیں چلا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی "خدایا! جس شخص کی جان قبض کرنے کا مجھے حکم ہوا ہے وہ مجھے دنیا میں نہیں ملتا" ارشاد ہوا کہ وہ شخص میری یاد میں لگا ہوا ہے تو اس کو نہیں پا سکتا۔ ہاں جب ہمارے ذکر سے وہ غافل ہو جائے (تب تیرے قبضہ میں آئے گا)

لیکن اس سعادت کا تاج ہر ایک سر پر نہیں رکھتے اور یہ شہبازوں کی خوراک ہر ایک کم ہمت کے منہ میں نوالہ بنا کر نہیں دیتے۔ قولہ تعالیٰ

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ (یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور داد ہے وہ جس کو پسند کرتا ہے اس کو عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فضل عظیم کا مالک ہے)

ہر کسے را سوئے گنج از رہ بدے
ہر گدائے اندریں رہ شہ بدے
چشم کوتاہ گنج عشق در جہاں
گوش کر تا بشنود اوصاف آں

Marfat.com

(یعنی اگر ہر ایک شخص کا راستہ خزانے کی طرف ہوتا تو ہر ایک بھیک مانگنے والا اس راستہ میں شہنشاہ بن جاتا۔ وہ آنکھ کہاں ہے جو اس خزانے کو دیکھے اور وہ کان کہاں ہیں جو اس کے اوصاف کو سنیں)

پس خدائے تعالےٰ جس کو نہایت مہربانی اور بندہ پروری سے اپنی محبت کا ایک گھونٹ چکھاتا ہے اور اپنی پہچان کا لباس پہناتا ہے اس کو اپنی یاد میں مستغرق کر دیتا ہے اور نیکی کی ہمت کو اس کا ساتھی بنا دیتا ہے اس لئے کہ ہمیشہ کی نیکی اور اصلی بھلائی خدائے تعالےٰ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے اور لاکھوں برکتیں، خوبیاں اور نیکیاں ذکر سے ہی اپنا مبارک چہرہ دکھاتی ہیں۔ **مثلاً اول** جب بندہ خدا کا ذکر شروع کرتا ہے تو اس کا دل خدا کے حضور میں حاضر ہوتا ہے اور پھر اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ خداوند تعالےٰ کو دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ **دوم** خدائے تعالیٰ ذکر کی برکت سے ذکر کرنے والے کو گناہوں سے دور رکھتا ہے۔ **سوم** جب بندہ بہت ذکر کرتا ہے تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی دوستی کی عظمت و بزرگی اس کے دل میں مضبوط ہو جاتی ہے۔ **چہارم** جو شخص خدائے تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو خدائے تعالےٰ بھی اس کو یاد کرتا ہے۔ **پنجم** جو شخص خدائے تعالےٰ کے ذکر میں اس فنا ہونے والی دنیا سے

Marfat.com

جل ہے تو خدائے تعالےٰ کا ذکر قبر میں بھی اس کو تسلی دیتا اور غم دور کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خدائے تعالےٰ نے فرمایا "میں نے اپنے بندے کو وہ چیز عنایت کی ہے کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو بھی عطا کرتا تو ایک بڑی نعمت ان پر تمام کرتا وہ یہ ہے قولہٗ تعالیٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (آیت ۱۵۲ سپ) (پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا)

پس اس سے زیادہ نیک بختی کیا ہوگی کہ حق تعالیٰ اس بندے پر اپنی یاد سے مہربانی کرے اور برخلاف اس کے اس سے بڑھ کر بدبختی کیا ہوگی کہ انسان بڑے رتبوں اور اونچے درجوں پر پہنچنے کی قابلیت کے ہوتے ہوئے بھی اپنی ذات کو ان نعمتوں سے بے نصیب رکھے۔ دیکھو! آدمی کے خیال میں ہزاروں بلکہ لاکھوں بیہودہ خیالات گزرتے ہیں اگر ان کی جگہ ذکر الٰہی کو اختیار کرے اور بیٹھتے اٹھتے سوتے جاگتے، کھاتے پیتے، بولتے چالتے، تنہائی اور مجلس وغیرہ میں خدائے تعالیٰ کی یاد میں ہی مشغول رہے تو اس کے لئے کچھ مشکل نہیں لیکن اس میں تھوڑی تھوڑی کوشش اور ہمت کی ضرورت ہے اور اس کی ترکیب یہی ہے (۱) کہ ہر کام کرتے وقت خدائے تعالےٰ کی مرضی اور نامرضی کو معلوم کرے

Marfat.com

یعنی یہ معلوم کرے کہ شرع شریف نے اس کام کے کرنے کا حکم یا اجازت دی ہے اور خدائے تعالیٰ اس سے خوش ہوگا۔ یا اجازت نہیں دی اور وہ ناخوش ہوگا۔ پس ناپسندیدہ کاموں کو چھوڑ کر پسندیدہ کاموں کو خدائے تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرے اور اپنی نیت کو اس کے لئے خاص کرے۔ کیونکہ عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اہل بہشت پر اس سے زیادہ کوئی حسرت نہ ہوگی کہ دنیا میں خدا تعالےٰ کی یاد کے بغیر ایک لحظہ بھی ان پر کیوں گزرا تھا۔ پس جو شخص اپنے دل کو ایک طرف لگا کر اور ادھر اُدھر بھٹکنے کو چھوڑ کر خدا تعالےٰ کی یاد میں (جو اولیاء کی پونجی اور پرہیزگاروں کا لباس ہے) ہمیشہ لگا رہے اور کسی وقت بھی خدائے تعالےٰ کے ذکر کے بغیر آرام نہ لے اور اس کے سوا اس کے دل کو چین نہ آئے۔ وہ ایسی دولت کو پاتا ہے جس میں کبھی نقصان نہیں ہوتا اور حقیقت میں وہ یہی ذکر ہے جو دل کے کام کو لذت اور ذوق بخشتا ہے یہی ذکر ہے جو مفلسوں کی پونجی ہے اور عاشقوں کے جھونپڑوں کا چراغ ہے یہی ذکر ہے۔ جو مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور طالبوں کو مطلوب تک پہنچاتا ہے۔ یہی ذکر ہے جو سالکوں کو ان کی ہستی سے الگ کرتا اور حق تعالےٰ کے جمال کا مشاہدہ کراتا ہے۔

اے عزیز! حضرت رب العزت کی بارگاہ میں سب سے بڑھ کر عمل

Marfat.com

اور خدائے تعالیٰ تک پہنچنے کا سب سے آسان طریقہ یہی ذکر ہے۔ چنانچہ ہر گروہ کے بزرگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طالبِ مولا کو شروع میں ذکر کے سوا اور کسی کام میں لگنا حرام ہے۔ قولہٗ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ط (آیت ۷۲) (یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ عالمِ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور وہ راستے سے بہت دور جا پڑا ہوگا)

اب دل کے کان سے سن اور ہوش رکھ کہ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ (سب سے بہتر ذکر "ذکرِ خفی") یعنی دل سے خدائے تعالیٰ کو یاد کرنا (بغیر آواز کے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذکرِ خفی جس کو فرشتے بھی نہ سن سکیں (ذکرِ جہر سے) ستر درجے بڑا ہوا ہے جب قیامت کے دن حق تعالےٰ شانہٗ تمام مخلوق کو حساب کے لئے جمع فرمائے گا اور کراماً کاتبین اعمال نامے لے کر آئیں گے تو ارشاد ہوگا کہ فلاں بندے کے اعمال دیکھو کچھ اور باقی ہیں ؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے کوئی بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی جو لکھی نہ ہو اور محفوظ نہ ہو تو ارشاد ہوگا کہ ہمارے پاس اس کی ایسی نیکی باقی ہے جو تمہارے علم میں نہیں وہ ذکرِ خفی ہے (مسندِ ابو یعلیٰ بروایتِ عائشہ رضؓ) پس پوشیدہ ذکر یا دل کی

Marfat.com

یاد خدائے تعالےٰ کے خزانوں میں سے ایک ایسا خزانہ ہے کہ ہر وہ شخص جو دوسروں کی نظر سے اس کو چھپا کر رکھے اور خدائے تعالیٰ کی یاد میں پوشیدہ سانس لے اس جیسا کوئی نیک بخت نہیں ہے۔ اگر تجھ میں کچھ ہمت ہے تو اس راستے میں بہادرانہ آ، اور خدائے تعالےٰ کے ذکر کی چابی سے غفلت کا قفل کھول، زندگی بہت تھوڑی ہے اور سفر بہت لمبا ہے، موت کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔ اور ایک سخت ڈراونی جگہ میں جانا ہے۔ وہاں نہ کوئی دوست ہوگا جو دوستی کا حق ادا کر سکے، نہ کوئی مددگار ہوگا جو کسی قسم کی مدد کر سکے۔ صرف فضل الٰہی کے ساتھ نیک اعمال کام آئیں گے۔ اگر آج کے دن تجھے خدائے تعالےٰ کے ذکر کی عادت ہو جائے تو حقیقت میں دونوں جہان کی دولت اور نیک بختی تجھے حاصل ہو جائے گی۔ جب ذکر الٰہی کی برکت سے انسان کا دل ماسوئی کے میل سے پاک و صاف ہو جاتا ہے تو اس کی صفائی حد درجہ کو پہنچ جاتی ہے اور وہ خدائے تعالےٰ کے جمال کا مظہر ہو جاتا ہے اور خدائے پاک کی درگاہ کا مقبول بن جاتا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ السامی خدائے تعالےٰ کی یاد میں ایسے محو رہتے تھے کہ آپ کا ایک مرید تیس برس تک ہر روز آپ کی خدمت میں جاتا رہا۔ لیکن وہ ہر روز اس سے پوچھتے کہ تمہارا کیا نام ہے؟ ایک دن

Marfat.com

اس نے کہا اے حضرتِ شیخ! میں بیس برس سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں اور ہر روز جس وقت بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تو آپ میرا نام پوچھتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا اے عزیز! میں تم سے مذاق سے نہیں پوچھتا لیکن ایک نام (اللہ کا) میرے دل پر غالب آگیا ہے تو باقی تمام ناموں کو میں نے بھلا دیا ہے جس وقت تیرا نام لینا چاہتا ہوں اس نام کی شرم سے تیرا نام میری یاد سے جو کھجاتا ہے لیس اے عزیز! جو شخص خدا کا طالب ہے وہ ہر وقت اس کے ذکر میں لگا رہتا ہے اور اللہ والوں کی جماعت اس بات پر متفق ہے کہ سوائے خدا تعالےٰ کے ذکر کے خدائے تعالےٰ تک پہنچنا ممکن نہیں ہے (عمدۃ السلوک)

ی یار یگانہ ملسی تینوں جے سر دی بازی لائیں ھو
عشق اللہ وچ ہو مستانہ ھو ھو سدا الائیں ھو
نال تصور اسم اللہ دے دم نوں قید لگائیں ھو
ذاتے نال جاں ذاتی رلیا تد باھو نام سدائیں ھو

Marfat.com

خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ "وقت[۱]، دل[۲] اور زندگی[۳]" یہ تینوں چیزیں تیری پونجی ہیں۔ اگر پونجی ضائع ہو جائے اور بے محل خرچ ہو تو پھر کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے؟" سید الطائفہ قدس سرہٗ کا ارشاد ہے۔ کہ جو سانس انسان کے سانسوں سے فوت ہو جاتا ہے ممکن نہیں کہ اس کو واپس لا سکیں۔ اس لئے ہر ایک سانس کا ایک حق ہے۔ کل قیامت کے دن آدمی سے ہر سانس کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کس نیت سے اور کس شغل میں گزارا۔ اور اس میں کیا حاصل کیا۔ جو سانس ذکر الٰہی کے بغیر آتا ہے۔ وہ دم مردہ ہے ؎

زندگانی نتواں گفت حیاتے کہ مراست
زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد

(یعنی: میری زندگی کو زندگی کہنا ہی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ زندہ تو وہی ہے جو اپنے دوست (خدائے تعالیٰ) کے ساتھ میل ملاپ میں ہو)

نقل ہے کہ دو بزرگ کسی شہر سے شیخ ابو الحسن نوریؒ کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ جب شہر کے دروازے پر پہنچے تو اچانک انہوں نے دو بلبلوں کو دیکھا۔ ان میں سے ایک بزرگ نے جو جانوروں کی بولیاں سمجھتا تھا، سنا کہ بلبلیں آپس میں کہہ رہی ہیں "ابو الحسن نوریؒ مر گیا"۔ اس بزرگ نے یہ

Marfat.com

سن رکھا "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" دوسرے بزرگ نے جب اس بات کی حقیقت پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ یہ دو بلیاں جو آپ دیکھتے ہیں ایک دوسری سے کہتی ہے کہ ابوالحسن نوری مر گیا جب یہ دونوں بزرگ شیخ کے حجرے کے پاس پہنچے تو شیخ موصوف اُن کے استقبال کے لئے باہر تشریف لائے۔ یہ دونوں حیرت میں رہ گئے۔ شیخ نے حیرت کا سبب پوچھا تو انہوں نے اُن دونوں بلیوں کی سرگذشت بیان کی شیخ یہ سن کر رو دیئے اور کہا کہ بلی نے سچ کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ آج میں ایک لحظہ بھر کے لئے خدائے تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو گیا تھا۔ اس لئے میرے مرنے کی آواز زمین و آسمان میں مشہور ہو گئی اور تمام موجودات میں غلغلہ مچ گیا پس جب ایک دم کی غفلت میں ایسا حال ہے کہ مُردوں کی فہرست میں نام لکھا جاتا ہے۔ تو افسوس ہے اس شخص کے حال پر جس نے اپنی ساری عمر غفلت میں گزار دی ہو۔

غور سے سن! یہی دل کا حضور ہے جو سالک کو زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک پہنچاتا ہے اور چوپایوں کی خصلت والے انسان کو فرشتوں پر افضلیت کا درجہ دیتا ہے یہی دل کا حضور ہے جو نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (یعنی: ہم اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ

نزدیک ہیں) کے بھید کو ظاہر کرتا ہے۔ اور فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (یعنی جدھر دیکھو ادھر خدا ہی خدا ہے۔) کی حقیقت کھل جاتی ہے اور وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو) کے رمز کا مصداق ہو جاتا ہے اور اس ذرّہ بے مقدار یعنی انسان کو اپنے قرب کی گدی پر بٹھاتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہ بھی آیا ہے کہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کا ثواب ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے میں ساتوں زمینوں اور آسمانوں کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ان سب کو رکھا جائے تو کلمہ طیبہ والے پلڑے کا وزن بہت بھاری پایا جائے گا اور جاننا چاہیئے کہ اس کلمہ طیبہ کا مغز اسمِ ذات لفظ اَللّٰهُ ہے اور اس اسم ذات کو اسمائے صفات پر وہی فضیلت ہے۔ جو ذات کو صفات پر ہوتی ہے۔

Marfat.com

ذکرِ الٰہی تمام عبادات سے افضل ہے

قرآن مجید میں ذکر الٰہی کے صلہ میں ایک ایسی نعمت کا وعدہ دیا گیا ہے جس سے بڑی نعمت مومن کے لیے اور کوئی نہیں ہو سکتی قال اللہ تعالےٰ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ (پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) یہ وعدہ صرف ذکرِ الٰہی کے ساتھ مختص ہے اور ظاہر ہے کہ جسے اللہ تعالےٰ یاد کرے اس سے زیادہ خوش نصیب کون ہو سکتا ہے؟ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؀

واقعی اگر ذکر الٰہی سب سے بڑی نعمت نہ ہوتی تو اس کے صلے میں اَذْکُرْکُمْ کی نعمتِ غیر مترقبہ کیوں کر مل سکتی تھی؟

(دلائل السلوک)

Marfat.com

ذکر الٰہی جانی اور مالی عبادتوں سے افضل ہے

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو سب سے افضل ہو۔ جس کا ثواب اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ہو۔ جو تمہارا درجہ سب سے بلند کرے اور وہ عمل کرنا سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہو اور جو دشمنوں کے خلاف جنگ کرنے اور انہیں قتل کرنے سے بھی افضل ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ ضرور فرمایئے۔ فرمایا اللہ کا ذکر سب سے افضل ہے۔" (دلائل السلوک)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفرد لوگ بہت آگے بڑھ گئے صحابہؓ نے عرض کیا کہ مفرد لوگ کون ہیں ؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ اللہ کے ذکر میں والہانہ طریقہ پر مشغول ہیں اس حدیث کی بنا پر صوفیہ نے لکھا ہے کہ سلاطین اور امراء کو اللہ کے ذکر سے نہ روکنا چاہیے کہ وہ اسکی وجہ سے درجاتِ اعلیٰ حاصل کر سکتے ہیں۔ (فضائل ذکر)

Marfat.com

ذکر الٰہی مومن کے لئے ایک قلعہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ کہ اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو، اس کی مثال ایسی ہے کہ آدمی کے تعاقب میں دشمن تیزی سے آ رہا ہو اور وہ آدمی اس سے بچنے کے لئے قلعہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اسی طرح شیطان کے حملے سے بچنے کی صرف ایک صورت ہے اور وہ اللہ کا ذکر ہے۔"

شیطان اپنی ناک کا اگلا حصہ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے بیٹھا رہتا ہے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ذلت سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔

نوٹ: غافلین کے ساتھ شیطان اس طرح کھیلتا ہے جیسے بچے گیند کے ساتھ۔

Marfat.com

ذکر الٰہی سے غفلت شیطان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے مترادف ہے

قَالَ تَعَالیٰ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ (الزخرف)

"جو شخص ذکر الٰہی سے آنکھ چرائے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔"

وَقَوْلُہٗ تَعَالیٰ ۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰھُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ۝ (المجادلہ)

"اُن پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے۔ سو اُس نے اِن کو خدا کی یاد بھلا دی ۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔"

اِن دونوں آیتوں سے واضح ہو گیا کہ اللہ کی یاد سے غافل ہونا شیطان سے تعلقات استوار کرنا ہے۔ اور اللہ سے تعلق توڑنا اور شیطان سے رشتہ جوڑنا ہے جو ذکر سے غافل ہوا حزب اللہ سے نکل گیا اور حزب الشیطان میں داخل ہو گیا۔

(دلائل السلوک)

Marfat.com

اجتماعی ذِکر کا ثبوت

"اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقیّد رکھا کیجیے جو صبح شام اپنے رب کی عبادت محض اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرتے ہیں"۔ (القرآن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چیز مجھے دنیا وما فیہا سے زیادہ محبوب ہے کہ ذاکرین کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک ذکرِ الٰہی کیا کروں۔ (حدیث)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

جب جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے۔ (حدیث)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو بھی لوگ اللہ کے ذکر کے لیے مجتمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیے گئے اور تمہاری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

(حدیث)

Marfat.com

مجالسِ ذکر قائم کرنے کا حکم

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں ایسے بہترین عمل کی خبر نہ دوں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی سمیٹ لو۔
سنو! مجالسِ ذکر کو لازم پکڑو۔" (مشکوٰۃ: ۲۷۰)

فائدے: (۱) مجالسِ ذکر کی تلاش اور ان میں شامل ہونا مؤکد بتاکید ہے۔

(۲) مجالسِ ذکر دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ ہیں۔

(۳) ذکرِ الٰہی سے رحمتِ الٰہی کا نزول اور اطمینانِ قلبی حاصل ہوتا ہے

(۴) اولیاء کی ذرا سی صحبت ایماندار آدمی کو جنتی بنا دیتی ہے

(۵) ذکرِ الٰہی ایسی عبادت ہے جس پر مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے کسی اور عبادت پر نہیں

(۶) وسیلہ صلحاء اور صحبتِ مشائخ کا محمود ہونا ثابت ہوا۔ ذاکرین کی جماعت میں شرکت سے بھی بدکار نجات حاصل کر لیتا ہے (دلائل السلوک)

نوٹ: صحبت سے جدا ہونے والے کو شیطان ایسے ہی دبوچ لیتا ہے جیسے ریوڑ سے جدا ہونے والی بھیڑ کو بھیڑیا دبوچ لیتا ہے۔

Marfat.com

فضیلتِ ذکرِ اسمِ ذات

حضرت سلطان باھوؒ "شمس العارفین" میں فرماتے ہیں :۔
اے عزیز! جب تک اسمِ ذات (اللہ) کی مشق کی آگ نہ جلے نفاق باہر نہیں نکلتا اور نہ ہی دل کا زنگار دور ہوتا ہے۔ اور بغیر ذکر کے دل زندہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی نفس مرتا ہے۔ خواہ ساری عمر کیوں نہ تلاوتِ قرآن اور مسائل فقہ میں خرچ کی جائے۔ اور خواہ کتنا ہی زہد اور ریاضت کرنے سے پیٹھ کبڑی ہو جائے اور بال کی طرح باریک ہو جائے۔ دل کی سیاہی اسی طرح رہتی ہے اور اسم اللہ کے تصور کی مشق کے بغیر کچھ فائدہ نہیں ہوتا اگرچہ ریاضت کا سر تیر پر کیوں نہ پہنچے اور اسم اللہ کے تصور کی مشق کرنے والا ان مرغوب مراتب کا بے مشقت معشوق اور بے محنت محبوب حاصل کر لیتا ہے۔ اگر زمین کو طے کرنا چاہے تو آدھے قدم میں طے کر سکتا ہے۔ اور پانچوں وقت کی نماز با جماعت کعبہ میں پڑھتا ہے اور ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتا ہے۔ اور علم کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین اور حضرت خاتم النبیین سے لے کر قیامت تک کے تمام صوفیاء اور اولیاء اللہ اور

صاحب مراتب اشخاص اور مومن مسلمانوں کی ارواح کے ساتھ مصافحہ ملاقات اور مجلس کرتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ انسان کو کسی دم یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ حدیث میں آیا ہے۔ اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ

(گنتی کے سانس ہیں اور جو بغیر یادِ الٰہی نکلتا ہے وہ مردہ ہے)

ہر کہ دیوانہ شود با ذکرِ حق — زیرِ پایش عرش و کرسی ہر طبق
جو ذکرِ حق کا دیوانہ ہو — اس کے پاؤں کے نیچے عرش و کرسی اور طبق ہوتا ہے۔

ہر کہ غافل شد از ذکرِ خدا — نفس او فربہ شود کفر و ریا
جو یادِ الٰہی سے غافل ہو — اس کا نفس موٹا تازہ اور ریا کفر بڑھ جاتا ہے

وہی زندہ رہے جو مر گئے یادِ الٰہی میں
حیاتِ جاوداں آبِ بقا اللہ ہی اللہ ہے

Marfat.com

طریقۂ ذکرِ اسمِ ذات ۱

سبق اوّل
لطیفۂ قلب

(۱) اس لطیفہ کا مقام بائیں پستان سے دو انگشت نیچے ذرا پہلو کی طرف جھکا ہوا ہے۔ اس پر ذکر اسم ذات اس طرح کرے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہ بِسْمِ اللّٰہ۔ کلمہ طیبہ۔ استغفار۔ درود پاک علی الترتیب تین تین بار پڑھے پھر گردن جھکا کر منہ کو بند کر کے زبان کو تالو سے چپکا لے اور خاموش بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں خیال کے ساتھ ذکر شروع کرے اور سرخ لطیفہ قلب پر اسم ذات "اللّٰہ" نقش کرے اور یہ خیال رکھے کہ جس جگہ مرشد نے انگلی رکھ کر ذکر تلقین کیا تھا۔ اس جگہ سوراخ ہو گیا ہے۔ آسمان سے زرد رنگ کے نور کی ایک دھار میرے دل میں اس سوراخ کے ذریعہ آ رہی ہے۔ میرا دل اس نور سے بھر کر جوش میں آ کر چھلک چھلک کر کہتا ہے۔ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ خوب ذکر کرے حتیٰ کہ یہ لطیفہ روشن ہو جائے۔

نوٹ: ذکر فکر سے سرور یا کوئی نور یا کوئی چیز عالم غیب کی نظر آئے۔ تو طالب اس پر مغرور نہ ہو اور اس کو اپنا مقصد نہ سمجھے۔ بلکہ یہ دعا کرے "اے اللّٰہ میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری خوشنودی اے اللّٰہ! اپنی محبت اور معرفت عطا فرما"

Marfat.com

(۲) اپنے قلب کی زبانِ خیال سے ہر وقت ہر حالت میں چلتے پھرتے بات کرتے کھاتے پیتے لکھتے پڑھتے پاک ہو یا ناپاک جب تک ہوش ہے اللہ اللہ کہتا رہے اور پوری توجہ کے ساتھ دل سے خدا کی طرف متوجہ رہے اور دل میں خیالِ غیرِ خدا کو حتی الامکان نہ آنے دے اگر آجائے تو اسے دور کرے اور لمحہ بھر کے لئے بھی خدا کی طرف سے دل کو غافل نہ ہونے دے نہ معلوم کس وقت نگاہِ کرم ہو جائے۔

ذاتِ غیب الغیب پر رکھنا خیال ہے کلیدِ معرفت قرب و وصال
ہے یہی اصلِ طریقت ہوشمند اور طریقہ خواجگانِ نقشبند

نوٹ: اپنے احوال سے پیر کو آگاہ کرتا رہے کیونکہ خصوصی توجہ لینا بھی ضروری ہے۔

یاد رکھو: حضراتِ نقشبند کی ایک توجہ اوروں کے سو چلوں کے برابر ہے

نقشبند: عجب قافلہ سالار اند
کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

ترجمہ: حضراتِ نقشبند عجب قافلہ کے سردار ہیں کہ پوشیدہ طور پر اپنے طلبا کو حرم میں لے جاتے ہیں۔

Marfat.com

طریق کار

طالب کو چاہیئے کہ لطیفہ قلبی، روحی، سری، خفی و اخفی کے جاری و روشن کرنے میں پیر سے خصوصی توجہات لے اور جب تک ان لطائف کی استعدادیں بیدار نہ ہو جائیں اور منازلِ سلوک طے نہ ہو جائیں۔ صحبتِ شیخ کا ان تمام شرائط کے ساتھ اہتمام رکھے جو آدابِ شیخ میں صفحہ ۷۵ پر بیان کی گئیں ہیں تاکہ وہ تربیت کر سکے۔

یاد رکھو: تربیت کامل ہی سے کامل بنتا ہے اور تربیت کا مدار صحبتِ شیخ، شریعت کی پیروی استقامت کے ساتھ۔ اور شیخِ طریقت کی محبت اور اخلاص میں استقامت پر ہے۔

مشغولیٔ وظائف: جو وظائف شیخ مرید کے لیے مقرر کرے ان کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے بتائے ہوئے وظائف پر قطعاً عمل نہ کرے۔ کئی ایسے لوگ تباہ ہو گئے جنہوں نے شیخ کی اجازت کے بغیر خود بخود بہت سے وظائف شروع کر لیے وہ شہرت اور ریاء کی بیماری میں پھنس کر رہ گئے اور اپنی کوتاہیوں کے سبب شیخ کے الطاف کریمانہ سے محروم رہ گئے۔

Marfat.com

ارشادات حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

اے مردہ دلو! اے نفس کے اعتبار سے زندہ رہنے والو! تمہارے دل مر گئے ہیں۔ تمہارے لیے دلوں کی مصیبت دائم میں رہنا غیر کی مصیبت میں رہنے سے بہتر ہے۔ خدا اور اس کے ذکر سے غافل رہنے والوں کی موت ہے۔ تم میں سے جو شخص دل کو زندہ رکھنا چاہتا ہے تو اس میں خدا کے ذکر اور اس کی محبت کو جگہ دے۔

اے لڑکے! اول خدا کو اپنے دل سے اور پھر اپنے جسم سے یاد کیا کر۔ اسے دل سے ہزار مرتبہ یاد کر اور زبان سے ایک مرتبہ۔ آفت آتے وقت صبر سے، دنیا آتے وقت ترک سے، آخرت آتے وقت قبول کر لینے سے، خلق کے آتے وقت توحید سے اور غیر غیر کے آتے وقت اعراض سے خدا کو یاد کیا کر۔

مجاہدۂ نفس

اگر نفس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیگا۔ تو وہ تجھ میں طمع کرے گا اور تجھے پھینک دے گا۔ اسے پرہیزگاری کی لگام سے قابو میں لا۔ اور قتل د

قال چھوڑ دے۔ موت کی یاد تیرے دل کو صاف کر دے گی۔ دنیا اور مخلوق کو تجھے دشمن بنا کر دکھائے گی۔ تیرے دل سے پردے اٹھا دے گی۔ اس وقت تو مخلوق کو فانی، مردہ، ہالک اور عاجز دیکھے گا۔ کہ ان میں نفع کی قدرت ہو گی نہ ضرر کی۔

اپنی اصلاح اور نیکی میں مشغول رہ۔ قیل و قال اور ہوس دنیوی کو چھوڑ حتیٰ الوسع اس کے غموں سے فارغ ہو۔ پیغمبر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ الامکان غم دنیا سے فارغ ہو جاؤ۔ اے دنیا سے ناواقف! اگر تو اسے پہچان لیتا تو اس کا طالب نہ بنتا۔ اگر وہ تیرے پاس آئیگی تو تجھ کو رنج میں ڈالے گی اور اگر منہ پھیر لے گی تو حسرت میں چھوڑ جائے گی۔ اگر تو خدا کو جانتا تو اس کے باعث غیر کو پہچان لیتا لیکن تو اس سے۔ اس کے انبیاء اور رسولوں اور اولیاء سے ناواقف ہے۔ اہل اللہ ارادہ الٰہی کے روبرو کوئی ارادہ اور اس کے اختیار کے آگے کسی طرح کا اختیار نہیں رکھتے۔ وہ طلب روزی کے حریص نہیں ہوتے۔ غیر کی قسمت پر نظر نہیں ڈالتے۔ اگر تو دنیا و آخرت میں ان کی صحبت کا ارادہ رکھتا ہے تو اقوال و افعال اور ارادہ میں ان کی موافقت کر۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو برعکس کر رہا ہے اور رات دن کی مخالفت اور

Marfat.com

منازعت کو تو نے اپنا شیوہ بنالیا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے کہ فلاں کام کر۔ مگر تو نہیں کرتا۔

اے نفس و ہوا اور طبیعت و شیطان اور دنیا کے بندے! خدا اور نیک بندوں کے نزدیک تیری کچھ بھی قدر نہیں بندۂ آخرت کی طرف خدا التفات نہیں کیا کرتا۔ پھر بندۂ دنیا کی طرف کیا توجہ کرے گا۔ افسوس! بلا عمل کیے محض ہوا س سے تو کیا کر سکے گا۔

تو فی الواقع تکذیب کرتا ہے اور تصدیق جانتا ہے۔ حقیقت میں مشرک ہے اور اپنے آپ کو موحد خیال کرتا ہے۔ باطل کاموں پر دوستی کا معتقد ہے۔ تو اپنی کوڑی کو جوہر خیال کر رہا ہے۔ تجھ سے مجھے یہ کام ہے کہ تجھے جھوٹ سے روکوں۔ سچ کا حکم کروں۔ میرے پاس قرآن و حدیث اور میرا دل۔ تین کسوٹیاں ہیں۔ جن سے میں تجھ کو پہچان رہا ہوں۔ (اکتالیسویں مجلس)

اے لڑکے جو شخص میرے قول پر عمل نہیں کرتا۔ وہ میری بات نہیں سمجھتا! ور جو عمل کرتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے۔ جب تو مجھ سے نیک گمان نہ ہوگا اور میرا کہنا نہ مانے گا اور اس پر عمل نہ کرے گا تو کیا

Marfat.com

سمجھے گا۔ تو بھوک کی حالت میں میرے آگے کھڑا ہے۔ مگر میرا کھانا نہیں کھاتا۔ تیرا پیٹ کیونکر بھرے گا۔

"اس زمانہ کے منافق کی علامت یہ ہے کہ وہ میرے پاس نہیں آتا۔ اور ملاقات کے وقت سلام نہیں کرتا۔ اور اگر کر لیتا ہے تو وہ ظاہری بناوٹ ہے۔ اس دین کا آفتاب غروب ہونے کو ہے دیواریں گرنے والی ہیں۔ الٰہی مجھے اس کے بنانے کے لئے مددگار عنایت کر۔

اے منافقو! یہ عمارت تمہارے ہاتھ سے نہ بنے گی تم میں بزرگی نہیں کہ تم سے بن سکے۔ تمہیں نہ تو دیوار بنانی آتی ہے اور نہ اس کا آلہ تمہارے پاس موجود ہے پھر کیونکر بناؤ گے۔

جاہلو! پہلے اپنے دین کی دیوار تو بنالو۔ پھر غیر کی عمارت بنانے میں مشغول ہو جانا۔ اگر تم مجھ سے عداوت کرو گے۔ تو میں خدا اور اس کے رسول کی راہ میں تمہارا دشمن بن جاؤں گا۔ کیونکہ میں اُن کی امداد سے قائم ہوں۔"

"اے جاہل میں تیری رسی میں بل دیتا خیر خواہی اور تجھ پہ رحم کرتا ہوں

مجھے خوف ہے کہ تو زندیق۔ ریاکار۔ دجال ہو کر نہ مرے اور تجھے قبر

میں منافقوں کا سا عذاب نہ ہو۔ اپنے طریقہ کو چھوڑ۔ تو ننگا ہے۔ زندگی کا لباس پہن۔ عنقریب تجھے موت آئیگی۔ مجھ میں تجھ میں عداوت نہیں ہے تو عنقریب میری باتوں کو یاد کرے گا۔ . . . جو مجھ سے بھاگ گیا۔ میں اُسے منافق جانتا ہوں۔ (مجلس ۲)

اے لڑکے! تو مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتا؟ حالانکہ میں تجھ کو اپنے لئے نہیں بلکہ تیرے لئے چاہتا ہوں۔ میں تجھ کو دنیا کے ہاتھ سے جو سفاک و غدار ہے نجات دلانا چاہتا ہوں۔ تم کب تک اس کے پیچھے دوڑو گے۔ وہ عنقریب پیچھے مڑ کر تم کو قتل کر ڈالے گی۔ اللہ تعالےٰ اپنے دوستوں کو ایک لحظہ دنیا کے ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اُن پر دنیا کو مامون نہیں سمجھتا

اے لڑکے! اہل اللہ کا غلام اُن کے لئے بمنزلہ زمین اور اُن کے آگے خادم بنا رہا کر۔ تو ایسا کرتا رہے گا تو سردار بن جائے گا۔ جو خدا اور نیک بندوں کے آگے متواضع رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت میں اُسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے۔ جب تو اہل اللہ کی برداشت اور خدمت کرتا رہیگا تو کیا کچھ مرتبہ نہ مل جائے گا۔

Marfat.com

تمہیں کیا معلوم کہ خدا اور اُس کے بندوں کے پاس کیا کچھ ہے اسی لیے تم اُن سے بدظن ہو۔ اپنے دین اور اقوال کو اُن کے ساتھ خطرہ میں نہ ڈالو۔ اُن کے تصرفات کے متعلق اُن پر اعتراض نہ کرو۔ . . . اے ملک میں خدا کی عبادت کرنے والو! اے زاہدو! آؤ کچھ حاصل کرو۔ تمہیں خدا کی کچھ بھی خبر نہیں۔ میرے مکتب میں چلے آؤ۔ ایسی تعلیم دوں گا۔ اور وہ چیز دکھاؤں گا جو تمہیں معلوم نہیں ہے۔ قلوب اور اسرار کے نفوس اور اعضا کے مکتب الگ الگ ہیں۔ یعنی درجات و مقامات اور ہر ایک کے لیے چند قدم جدا جدا ہیں۔ تیرا اسلام ٹھیک نہیں پھر ایمان تک کیونکر پہنچے گا۔ ایمان ٹھیک نہیں۔ ایقان تک کیونکر رسائی ہوگی۔ ایقان ٹھیک نہیں معرفت۔ ولایت کس طرح حاصل ہوگی؟ (مجلس ۵۲)

آخرت کی طرف رجوع کرو اور اپنے قلب خدا کی طرف پھیر کر اُس سے مشغول ہو جاؤ۔ پھر جو کچھ اس کے دستِ فضل سے حاصل ہو۔ اُسے لے لو۔ دنیا و آخرت کو سوچو۔ اور اُن میں سے ایک کو ترجیح دو۔ اگر تو کیسے گا اور کسی چیز کو سیکھے گا میرے پاس اس سے زیادہ ذخیرہ نکلے گا۔ تیرا کھیت پک کر اُٹھانے کے لائق ہو گیا ہے اور تیرا کھیت جب اُگتا

Marfat.com

ہے۔ جل جاتا ہے۔ عاقل بن۔ ریاست کو چھوڑ۔ ادھر آ۔ یہاں بیٹھ۔ تاکہ میرا کلام تیرے دل کی زمین میں جم جائے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو میری صحبت میں بیٹھتا اور ہر روز ایک لقمہ پر قناعت اور میری سخت کلامی پر صبر کرتا۔

جسکو ایمان ملا ہے وہ ثابت رہتا ہے اور جس میں ایمان نہیں وہ میری صحبت سے بھاگ جاتا ہے۔ (مجلس ۹۱)

اے لڑکے! فائدہ مند مشغلے بیفائدہ کاموں سے روک سکتے ہیں۔

نفس کو اپنے قلب سے نکال ڈال بہتری حاصل ہوگی۔ کیونکہ گہری تاریکی یہی ہے اس کے نکل جانے سے صفائی حاصل ہو جائیگی۔ تو اسے بدل دے وہ ضرور بدل جائے گا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت آپ نہ بدلے۔ اے آدمی سن۔ اے لوگو سنو۔ اے مکلفو سن لو۔ اے بالغو۔ اے عاقلو کلام الہٰی اور اس کے اخبار سنو اور وہ سب سے زیادہ سچا ہے۔ جو بات مکروہ ہو اسے بدل ڈالو تاکہ تم کو محبوب شئے حاصل ہو۔ رستہ فراخ ہے اے ایا ہجو تمہیں کیا ہو گیا ہے کھڑے ہو جاؤ اور مضبوط تقاضا مو عمل کرو اور غافل نہ رہو۔ جبتک رسّی تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے نیکیوں پر مدد لو۔ اپنے نفسوں پر غالب آجاؤ۔ ورنہ وہ تم پر غالب

Marfat.com

آجائیں گے۔ نفس دنیا میں بری باتوں کا حکم کرنے والے اور آخرت میں ملامت
کرنے والے ہیں۔ جو چیز تم کو دنیا میں خدا سے غافل کر دے
اُس سے اس طرح بھاگو جس طرح درندہ سے۔ اُس سے معاملہ کرو جو اس سے
معاملہ کرتا ہے۔ نفع اٹھاتا ہے۔ جو خدا کا دوست بن جاتا
ہے۔ خدا اس سے محبت رکھتا ہے۔ جو خدا کا ارادہ رکھتا ہے۔ خدا اُس
کا ارادہ رکھتا ہے۔ جو خدا کا قرب چاہتا ہے خدا اس سے قریب ہو جاتا
ہے میری بات سنو اور میرا قول مانو۔ میرے سوا روئے زمین پر
کوئی ایسا آدمی نہیں جو میری طرح لوگوں سے کلام کرے۔
میں مخلوق کو اُس کے فائدہ کے لئے بلاتا ہوں اپنے لئے نہیں۔ اور مخلوق
ہی کے لئے آخرت کا طالب ہوں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں اس سے میرا مقصود
ذاتِ حق ہے۔ مجھے دنیا اور آخرت وغیرہ کی کوئی فکر نہیں۔ وہ میرے صدق
کو جانتا ہے۔ اس لئے کہ وہ غیب دان ہے۔ میرے پاس آدمی کسوٹی ہوں
میں بھٹی اور دار الضرب کا مالک ہوں۔ یہ تمنا اس لئے ہے کہ میں خدا
کی رحمت سے واقف اور مخلوق پر شفقت کرتا ہوں۔ میرا
بیٹھنا تمہارے دلوں کی روشنی اور تہذیب کے لئے ہے اپنے کلام کی
تنظیم و تہذیب کے لئے نہیں۔ میری سخت کلامی سے نہ بھاگو۔ مجھے دینِ الٰہی

Marfat.com

میں سختی ہی نے پرورش کیا ہے۔ میرا کلام بھی سخت ہے اور طعام بھی جو مجھ سے اور مجھ جیسے لوگوں سے بھاگے گا فلاح نہ پائے گا جب تو دین کے معاملہ میں بے ادبی کرے گا تو میں تجھ کو نہ چھوڑوں گا اور یہ نہ کہوں گا کہ ایسے کر۔ اور مجھے پرواہ نہ ہوگی کہ تو میرے پاس بیٹھا رہا یا چل دیا۔ میں خدا سے اپنی حفاظت چاہتا ہوں۔ تم سے نہیں چاہتا۔ میں تمہارے شمار و قطار سے الگ ہوں۔ میں جس خیال میں ہوں اُس کی تعبیر زبان سے نہیں بلکہ دل سے ہوتی ہے۔ اپنے گناہوں اور بے ادبی سے توبہ کرو۔ یہ توبہ تمہارے دلوں کی زمین میں میرے درخت لگنے کی مانند ہے۔ میں تمہارے پاس عمارت بناتا ہوں۔ شیطان کی عمارت ڈھا کر رحمان کی عمارت بناؤں گا۔ اور تم کو تمہارے مولا اور پروردگار سے ملا دوں گا۔ میں چھلکے کے ساتھ نہیں بلکہ مغز کے ساتھ قائم ہوں۔ میں ظاہری چھلکے کی پرورش میں محنت نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ تمہارے مغز کی پرورش کرتا اور چھلکا دور کر دیتا ہوں۔ میں یہاں تک تمہاری پرورش کروں گا۔ کہ تم سے تمہارے پیغمبر علیہ السلام کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

Marfat.com

لمحہ فکریہ

اے عزیز! کسی صاحبِ نور شیخ کامل کی صحبت اختیار کر اور اس سے قلبی تعلق پیدا کر۔ کہ صاحبِ حال کی صحبت، توجہ اور تربیت سے مردہ قلوب زندہ و روشن ہو جاتے ہیں یہ بات ایک چراغ سے دوسرے چراغ کو روشن کر لینے کی طرح ہے۔

وقت کی اہم ضرورت:۔ مردہ قلوب کو زندہ و بیدار روشن و منور کرنے، اخلاق کی اصلاح، خدا سے بھاگے ہوؤں کو خدا کے راستے پر لگانے کی عملی فکر و محنت اور منکرین کو صرف دلائل اور بتلانے ہی سے نہیں بلکہ بوقتِ ضرورت دکھلا کر مطمئن کر دینے اور سچائی کا ثبوت دے دے کر مسلمانوں کی مرکزیت کو قائم کرنا ہے۔ اور مسلمانوں کی مرکزیت قائم کرنے اور باہم اخوت، محبت، اتحاد و تنظیم پیدا کرنے کے لئے نفاق، حسد، کینہ، بغض، تعصب، تکبر جیسے مہلک امراض کا تدارک ضروری ہے۔ یہ کام اُمت کے صاحبانِ حال ہی کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ علما کرام بتانے کے لئے ہیں۔ اور صوفیائے کرام بلانے اور

Marfat.com

دکھانے کے لیے۔ اور یہ کام کر کے دکھا دینے سے بے افسوس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں۔ اور نؤ بنانے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

افسوس کر! اس ملک کے اکثر علماء و پیر۔ بے حقیقت، دین فروش، راہزن وڈاکو، نفس ہوا کے بندے، دین کو اپنی غرض وغایت کے لیے استعمال کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس اُمت کو توڑنے اور مسلمانوں کی مرکزیت کو پارہ پارہ کرنے والے ہیں جس اُمت کو آپ۔ اور آپ کے صحابہؓ نے محنتوں اور قربانیوں سے بنایا ہے۔ جس دین کی عمارت کے بنانے میں صحابہؓ کی ہڈیاں، گوشت اور خون — اینٹ، گارے اور پانی کی جگہ استعمال ہوا ہے

اے نفس وہوا کے بندو! حرام خورو! خائنو! باطن کے اندھو! فروعی اختلافات میں جھگڑنے اور اُمت کو توڑنے، مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور نفرت کی آگ بھڑکانے والو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مٹانے اور صحابہؓ پر تنقیدیں کرنے والے بے ادبو! اے نورِ بصیرت سے محروم بے سمجھو۔ اہل اللہ پر اعتراض کرنے والو اور اُن کو اذیت پہنچانے والے حاسدو! خدا کا قہر و غضب تم پر

Marfat.com

آنے کو ہے۔ اے قوم! اگر توبہ خالص کے ساتھ خالق کی طرف رجوع نہ کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اگر سلامتی چاہتے ہو تو اپنی مرکزیت کو قائم کرو۔ اہلِ حق، مشائخین اہلِ بصیرت کے ساتھ ہو جاؤ اور اس محنت کو زندہ کرو جو محنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کو سونپ گئے ہیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا؟

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں ایسی جماعت ہو کہ لوگوں کو خیر کی طرف بلائے اور اچھی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے منع کرے اور صرف وہی لوگ فلاح والے ہیں جو اس کام کو کرتے ہیں۔

افسوس کہ! اس امت کے بہت سے مخلصین کا جذبہ غلط جگہ استعمال ہو رہا ہے۔

کاش ابتر کے پاس آنکھیں ہوتیں! ہیں تحفہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لے جاتا اور اپنی بات کی تصدیق کروا تا۔

Marfat.com

اگر تو طالبِ صادق ہے اور تیرا نورِ فطرت بجھ نہیں گیا تو میرے پاس چلا آ۔ انشاء اللہ ابتدائی منازلِ سلوک طے کروانے کے بعد تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کردوں گا۔ خود دریافت کرلینا اور جواب بھی سُن لینا۔ پھر تجھے معلوم ہوجائے گا کہ اس ملک میں اہلِ حق کون ہیں۔ باحقیقت کون ہیں اور بے حقیقت کون۔ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بلکہ آپ کا حاضر باش و خدمتگار بننے کے لیے تھوڑی سی محنت کرنے کو تیار نہیں؟ اگر تجھ میں اتنی بھی طلب و محبت نہیں تو تیرے ایمان میں کمی و نقصان ہے اپنی حالت کا جائزہ لے تیرے پاس ایمان ہے نہ ایقان۔ اگر ہوتا تو تیری یہ حالت نہ ہوتی ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں نفس و شیطان کے شر سے یا اللہ اُمت کے گناہ معاف فرما۔ سب کو دین والا بنا۔ اور دین کی گرتی ہوئی دیوار کو بنانے والا بنا۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

خاکپائے بزرگانِ دین احقر الناس محمد عارف سلطان المعروف بہ عارف لاہوری عفی عنہ

مقیم: سلطان منزل ۹۰۔ امیر روڈ بلال گنج لاہور۔ ۱۵ ار نومبر ۱۹۸۲ء

Marfat.com

قصیدہ در منقبت حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی

پلادے ساقیا ساغر مجدد الف ثانیؒ کا
کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانیؒ کا

وام ان کے اشارے سے بنے خاصان حق یکدم
یہ ہے مخصوص اک جوہر مجدد الف ثانیؒ کا

رامات ان کی ہیں لاکھوں عیاں ہے جملہ عالم پر
بنا قطب و غوث اکثر مجدد الف ثانیؒ کا

جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کے آنے کی
نہ ہوگا کوئی بھی ہمسر مجدد الف ثانیؒ کا

ٹا دی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن
طریقہ سب میں ہے بہتر مجدد الف ثانیؒ کا

بینوں حق سو کی رستہ کرا دیتے ہیں طے پل میں
ہے وجہ اللہ رخ انور مجدد الف ثانیؒ کا

سراسر سنت بیضا ہے ان کا رات احمد
طریقہ دیکھئے چل کر مجدد الف ثانیؒ کا

Marfat.com

شیخ الطریقت مخلص وارث حاجی الحرمین الشریفین،
سلطان العاشقین، سلطان العرفان حضرت محمد عارف سلطان

(المعروف بہ)

حضرت عارفؔ لاہوری مدظلہ العالی

سے ملنے کے اوقات و مجلس ذکر

موسم گرما: ہر اتوار ——— نمازِ عصر تا نمازِ مغرب
موسم سرما: ہر اتوار ——— نمازِ ظہر تا نمازِ عصر

(پتہ)

سلطان منزل، ۹۰ امیر روڈ بلال گنج لاہور

عاشقی خواہی رہ بلال گنج گیر
دلبری از عارف لاہوری پیر گیر

Marfat.com